حصولِ تقویٰ اور طلبِ آخرت کا جذبہ بڑھانے والی تحریر

مع الاخوانِ المحبین من اھل الخیر و الدین

ترجمہ بنام

مؤلف:

شیخ الاسلام امام عبداللہ بن علوی حدّاد حضرمی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی

(متوفی ۱۱۳۲ھ)

ترجمہ بنام

اَچھے بُرے عمل

مؤلِّف:

شَیخُ الْاِسْلام اِمام عبدالله بن عَلَوی حدّاد حضرمی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْکَافِی

(اَلْمُتَوَفّٰی ۱۱۳۲ھ)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مُتَرجِمِین: مدنی علما (شعبۂ تراجم کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلٰی اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : رِسَالَۃُ الْمُذَاکَرَۃ
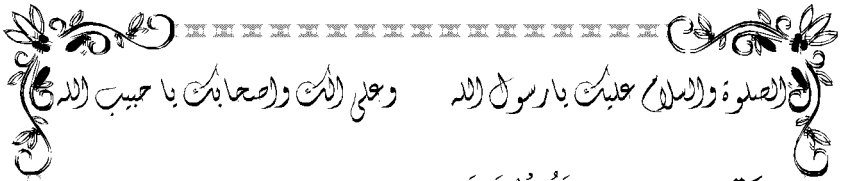
ترجمہ بنام : اَچھے بُرے عمل

مؤلف : شَیْخُ الْاِسْلَام اِمام عبداللہ بن عَلَوی حدّاد شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی

مُتَرْجِمِیْن : مدنی عُلَما (شعبۂ تراجمِ کتب)

سِنِ طباعت : شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ بمطابق جولائی 2010ء

قیمت : روپے

تصدیق نامہ

تاریخ: ۶ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۰ھ

حوالہ نمبر: ۱۶۵

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی سید المرسلین وعلٰی الہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ''رِسَالَۃُ الْمُذَاکَرَۃ'' کے ترجمہ

''اچھے بُرے عمل''

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔مجلس نے اسے مطالب ومفاہیم کے اعتبار سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے،البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

24 - 11 - 2009

فہرست

۞۞۞۞۞۞

نیکیوں کا ذخیرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اللّٰہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی کے حصول اور باکردار مسلمان بننے کے لئے ''**دعوتِ اسلامی**'' کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** سے ''**مدنی انعامات**'' نامی رسالہ حاصل کرکے اس کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کیجئے۔ اور اپنے اپنے شہروں میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندیٔ وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب سنتوں کی بہاریں لُوٹئے۔ **دعوتِ اسلامی** کے سنتوں کی تربیت کے لیے بے شمار **مدنی قافلے** شہر بہ شہر، گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی سنتوں بھرا سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے ''**نیکیوں کا ذخیرہ**'' اکٹھا کریں۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنی زندگی میں حیرت انگیز طور پر ''**مدنی انقلاب**'' برپا ہوتا دیکھیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”بُرے عمل سے بچو“ کے 11 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”11 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ٥٩٤٢، ج٦، ص١٨٥)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ ﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیَہ سے آغاز کروں گا (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ ﴿۵﴾ رِضائے الٰہی کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مُطالَعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حتَّی الْوَسع اِس کا باوُضُو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ ﴿۷﴾ جہاں جہاں ”اللّٰہ“ کا نامِ پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۸﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ ﴿۹﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ ﴿۱۰﴾ اس حدیثِ پاک ”تَهَادَوْا تَحَابُّوْا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ج۲، ص٤٠٧، الحدیث: ١٧٣١) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ ﴿۱۱﴾ کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا۔

(مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

المدينة العلمية

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ

مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه

الحمدللّٰہ علٰی اِحسَانِهٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **"المدينة العلمية"** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلما و مُفتیانِ کرام كَثَّرَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت (۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تراجمِ کتب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

"المدينة العلمية" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین و مِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف

کوعصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔
تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی ، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **"دعوتِ اسلامی"** کی تمام مجالس بَشُمُول **"المدینة العلمیه"** کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت ، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

(آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

رمضان المبارک ۱۴۲۵ ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ انسان ایک مسافر ہے جو اپنی اُخروی منزل کی طرف اَیامِ زیست کی سواری پر سوار ہے۔طبعِ انسانی کے مختلف ہونے کی بِنا پر مسافروں کا یہ قافلہ مختلف اَہداف وعزائم لے کر سوئے منزل رواں دواں ہے۔کوئی راستے کی رنگینیوں میں کھوگیا اور کوئی راہ کے پیچ وخم سے بے خبر اپنی منزل پر نظر گاڑے وارفتگی کے عالَم میں سوئے منزل گامزن ہے۔مسافروں نے طرح طرح کا زادِراہ اکٹھا کر رکھا ہے،کسی کا زادِراہ مال ودولت،سونا چاندی، ہیرے جواہرات ہے تو کسی نے اپنی اولاد کو ہی زادِراہ سمجھ رکھا ہے۔یہ مسافر اپنے بھرے ہوئے دامن کے باوجود تہی داماں (یعنی خالی دامن) ہیں کیونکہ جو زادِراہ انہوں نے اکٹھا کیا ہے یہ منزل سے کوسوں دور ختم ہوجائے گا اور یہ نادان مسافر خائب وخاسر ہوکر اپنے آقا ومولا جَلَّ جَلالُہٗ کے حضور حاضر ہوگا جبکہ اس کے برعکس وہ مسافر کہ جس نے نہ تو مال ودولت کی طرف نظر کی اور نہ ہی اپنی اولاد پر تکیہ کیا بلکہ اپنے مالک حقیقی عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر بھروسہ کرتے ہوئے تقویٰ کو اپنا متاعِ کارواں بناکر رختِ سفر باندھا تو اس سے زیادہ اس کی منزل اس کی مشتاق رہتی اور اس کے استقبال کے لئے تیزی سے آگے بڑھتی ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا سہل بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''لَازَادَ اِلَّا التَّقْوٰی یعنی سفرآخرت کے لئے تقویٰ کے علاوہ کوئی زادِراہ (یعنی سامان سفر) نہیں۔''(1)

تقویٰ کا حصول اس کے مبادی (یعنی ابتدائی باتوں) پر موقوف ہے کیونکہ اگر

(1)......الرسالۃ القشریۃ،باب التقوی،ص۱۴۲۔

مبادی کو اختیار نہ کیا جائے تو کامل طور پر اس کا حصول ناممکن ہے۔ دُنیا سے بے رغبتی، حسد، غیبت، چغلی، کینہ وغیرہ تمام باطنی اَمراض سے خود کو بچانا اور دِل کو آسودگی، دوسروں کی خیر خواہی، خندہ پیشانی اور سخاوت وغیرہ سے مُرَصَّع و مُسَجَّع کرنا تقویٰ کی منزل تک رسائی کے ابتدائی زینے ہیں۔ جوان زینوں پر استقامت سے قدم جماتا رہتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نصرت و مدد سے بالآخر تقویٰ کا جوہر حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

زیرِ نظر رسالہ **''اچھے برے عمل''** شَیْخُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا اِمام عبداللہ بن عَلَوی حدَّاد حضرمی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی (متوفی ۱۱۳۲ ھ) کے مبارک رسالے ''رِسَالَۃُ الْمُذَاکَرَۃ مَعَ الاِخْوَانِ الْمُحِبِّیْن مِنْ اَھْلِ الْخَیْرِ وَالدِّیْن'' (مطبوعہ: دارُ الحاوی، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء الطبعة الثانیة) کا اُردو ترجمہ ہے جس میں تقویٰ کو اپنانے اور بُری خصلتوں سے اِجتناب کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے اور دُنیا کی بے ثباتی اور آخرت کے دَوام کو واضح کیا گیا ہے۔ حصولِ تقویٰ، دنیا سے بے رغبتی، طلبِ آخرت، اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری پر استقامت پانے اور **''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش''** کا مقدس جذبہ اُجاگر کرنے کے لئے خود بھی اس رسالے کا مطالعہ کیجئے اور حسبِ اِستطاعت **مکتبۃ المدینہ** سے ہدیۃً حاصل کر کے دوسروں کو بطورِ تحفہ پیش کیجئے۔ اس ترجمہ میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، **اولیائے کرام** رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی عنایتوں اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی پُر خلوص دعاؤں کا

نتیجہ ہے اور جو خامیاں ہیں ان میں ہماری کوتاہ فہمی کا دخل ہے۔

ترجمہ کرتے ہوئے درج ذیل اُمور کا خصوصی طور پر خیال رکھا گیا ہے:

۞......سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ کم پڑھے لکھے اسلامی بھائی بھی سمجھ سکیں۔

۞......آیاتِ مبارکہ کا ترجمہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، شاہ امام **احمد رضا خان** عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کے ترجمۂ قرآن **"کنزالایمان"** سے لیا گیا ہے۔

۞......آیاتِ مبارکہ کے حوالے نیز حتی المقدور احادیث واقوال وغیرہ کی تخاریج کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

۞......بعض مقامات پر مفید وضروری حواشی کا التزام کیا گیا ہے۔

۞......مشکل الفاظ پر اِعراب لگانے کی سعی بھی کی گئی ہے۔

۞......مشکل الفاظ کے معانی ہلالین (......) میں لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۞......علاماتِ ترقیم (رُموزِ اوقاف) کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کرنے کے لئے **مدنی اِنعامات** پر عمل اور **مدنی قافلوں** میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینة العلمیة** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

(آمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم)

شعبہ تراجِم کتب (مجلس المدینة العلمیة)

۞۞۞۞۞۞۞

تعارفِ مُصنِّف

نام ونسب:

آپ کا نامِ نامی اسمِ گرامی حبیب عبد اللہ بن علوی بن محمد حدّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد ہے۔

ولادتِ باسعادت:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شمالی ''حَضْرَمُوْت'' کے قدیم شہر ''تَرِیْم'' کے مضافات میں واقع ''سبیر'' نامی بستی میں شب جمعرات 5 صَفَرُ الْمُظَفَّر 1044 ھِجری کو پیدا ہوئے۔

علمی زندگی کا آغاز:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ابتدائی تعلیم ''تَرِیْم'' میں حاصل کی۔ بچپن ہی میں نورِ بصارت (یعنی دیکھنے کی قوت) سے محروم ہوگئے تھے جس کے بدلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ''نورِ بصیرت'' سے نوازا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ساری زندگی اپنے زمانے کے نامور عُلمائے دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کی خدمت کرنے اور اپنی ذات کو زیورِ علم سے آراستہ کرنے میں گزاری۔

اساتذہ کرام:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جن عُلما سے اکتسابِ فیض کیا ان میں حضرتِ سیِّدُنا حبیب عمر بن عبدالرحمٰن عطاس، حضرتِ سیِّدُنا حبیب عقیل بن عبدالرحمٰن سقاف، حضرتِ سیِّدُنا علامہ حبیب عبدالرحمٰن بن شیخ عیدید، حضرتِ سیِّدُنا علامہ حبیب سہل

بن احمد اور عالمِ مکہ حضرتِ سیِّدُ نا علامہ سیِّد محمد بن علوی سقاف رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَجْمَعِیْن وغیرہ کے اسمائے گرامی معروف ہیں۔

وعظ و نصیحت:

اپنی علمی و عملی تربیت کے بعد آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ وعظ و نصیحت کو سن کر لوگ جوق در جوق آپ کے پاس آنے لگے اور قرب و جوار میں بھی آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے وعظ و نصیحت کا فیض پہنچنا شروع ہو گیا۔ امیر و غریب سب ہی برابر مستفیض ہونے لگے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے پر اثر بیانات کے ذریعے بے شمار لوگوں کو نفع بخشا۔

تلامذہ:

جب آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے تدریس کا آغاز فرمایا تو ایک بہت بڑی تعداد نے آپ کے وسیع علم سے وافر حصہ پایا۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے اکابر تلامذہ میں سے کچھ کے نام یہ ہیں: آپ کے شہزادے حضرتِ سیِّدُ نا حبیب حسن بن عبد اللّٰہ حداد، حضرتِ سیِّدُ نا حبیب احمد بن زین حبشی، حضرتِ سیِّدُ نا حبیب عبد الرحمٰن بن عبد اللّٰہ، حضرتِ سیِّدُ نا حبیب محمد بن زین بن سمیط، حضرتِ سیِّدُ نا حبیب عمر بن زین بن سمیط، حضرتِ سیِّدُ نا حبیب عمر بن عبد الرحمٰن، حضرتِ سیِّدُ نا حبیب علی بن عبد اللّٰہ بن عبد الرحمٰن سقاف، حضرتِ سیِّدُ نا حبیب محمد بن عمر بن طٰہٰ صیافی سقاف رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَجْمَعِیْن۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے لوگوں نے آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے اکتسابِ علم کیا۔

تصنیف وتاَلیف:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب دِین اِسلام کی اِشاعت کے لئے قلم اُٹھایا تو اس وقت آپ کا پیغام جگہ جگہ پہنچ چکا تھا۔ پس علم کے پیاسے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وعظ کے ساتھ ساتھ اب آپ کی کتب سے بھی سیراب ہونے لگے۔ آپ نے بے شمار کتب تصنیف فرمائیں ۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نصیحتوں اور مواعظ کو جمع کیا گیا تو ان کی کثرت کی وجہ سے انہیں یکجا کرنے میں بڑی دشواری کا سامنا کرنا پڑا اور چونکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کتب کو بے پناہ مقبولیت حاصل تھی اور لوگ بڑے شوق سے ان کتابوں سے استفادہ کرتے تھے جس کی وجہ سے بعض کتابوں کا دوسری زبانوں مثلاً انگریزی اور فرانسیسی وغیرہ میں بھی ترجمہ کیا گیا۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کتب کسی تعارف کی محتاج نہیں ۔تاہم حصولِ برکت کے لئے چند کے نام ذکر کئے جاتے ہیں: (1) رِسَالَۃُ الْمُذَاکَرَۃ (2) اَلنَّصَائِحُ الدِّیْنِیَّۃ (3) اَلدَّعْوَۃُ التَّامَّۃ (4) رِسَالَۃُ الْمُعَاوَنَۃ ان کے علاوہ دیگر وصایا ورسائل وغیرہ شامل ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مجموعۂ کلام ''تَثْبِیْتُ الْفُؤَاد'' اور دیوان ''اَلدُّرُّ الْمَنْظُوْم اَلْجَامِعُ الْحِکَم وَالْعُلُوْم'' اور اکثر کُتُب زیورِ طبع سے آراستہ ہیں۔ جنہیں عوام الناس میں بڑی مقبولیت حاصل ہوئی، عُلما واہلِ معرفت نے ان کو بے حد پسند کیا۔ نہ صرف یہ بلکہ ان کو روح کی غذا قرار دیا اور فرمایا کہ ''ان کی کتب حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کی تعلیمات کا نچوڑ ہیں۔ لہٰذا کوئی مسلمان ان سے غفلت نہ برتے۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مصنف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی برکتوں سے ان کی کتابوں کو لوگوں کے لئے مزید نافع بنائے۔''

(اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

سفرِ حج وزیارتِ مدینہ منورہ:

1079ھِجرِی آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی کا وہ حسین سال تھا کہ جس میں آپ نے حرمین شریفین (یعنی مکۂ مُکَرَّمہ ومدینۂ مُنَوَّرہ) زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کا سفر اختیار فرمایا۔ حج کی سعادت پائی اور پھر سیّدُ الکونین، رحمت دارین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ مبارکہ کی زیارت کا عظیم شرف بھی حاصل کیا۔ دورانِ سفر جب آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عُلمائے حرمین شریفین سے ملاقاتیں کیں تو وہ آپ کے علمی مقام ومرتبہ پر رشک کرنے لگے اور انہوں نے آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قدر ومنزلت کو پہچان کر بے حد تعظیم وتوقیر فرمائی۔

وصال:

آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاتے، علم وحکمت کے پیاسوں کو سیراب کرتے اور علم وعمل کے موتی لوٹاتے ہوئے بروز منگل **7** ذُوالْقَعْدَةِ الْحَرَام **1132**ھِجرِی کو دُنیائے فانی سے رخصت ہوگئے۔ ﴿اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن﴾ آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جسدِ خاکی کو آپ کے پیدائشی شہر ''تَرِیم'' کے قبرستان میں سپُردِ خاک کیا گیا۔

﴿اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

آغازِ سُخَن

تمام تعریفیں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، جس نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا اور اس کی نسل ایک بے قدر پانی کے خلاصہ (یعنی نطفہ) سے رکھی اور خسارہ پانے والوں میں تمام انسانوں کو بالعموم بیان فرما کر باہم حق و صبر کی تلقین کرنے والے مسلمانوں کو ان کے زمرہ سے نکالا اور اہل ایمان کو نیکی اور بھلائی کے کاموں پر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور انہیں اس بات کی خبر دی کہ اس کی بارگاہِ عالی میں ان میں سب سے زیادہ عزّت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی و پرہیز گار رہے، وہ پرہیز گاروں کا والی و مددگار ہے، اس نے جن و اِنس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے، دُنیا آباد کرنے اور مال جمع کرنے کے لئے نہیں بلکہ وہ انہیں دُنیا کے معاملے میں اپنے رسولِ امین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ حق ترجمان سے تنبیہ فرما چکا ہے۔

چنانچہ، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے یہ وحی نہیں کی گئی کہ مال جمع کروں اور تاجروں میں سے ہو رہوں لیکن مجھے یہ وحی کی گئی ہے کہ اپنے رب کی تسبیح بولو اور سجدہ کرنے والوں میں ہو رہو اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو یہاں تک کہ وفات پاؤ۔''[1]

پس ہر شخص کی سعادت مندی اور کمال اس میں ہے کہ جن باتوں کا اسے حکم

[1] ......مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق، الفصل الثالث، الحدیث: ٥٢٠٦، ج٢، ص٢٤٩.

دیا گیا ہے ان کی پابندی کرے اور جس مقصد کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے مخلص ہوکر خود کو اس کے لئے فارغ کرلے۔ نیز جن باتوں سے منع کیا گیا ہے ان سے باز رہے، دھوکے باز، بے وقوف لوگوں کے باطل ولغو کاموں اور نادانوں، بیکاروں کے فسادات میں نہ آئے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے آقا ومولیٰ حضور سَیِّدُ الْمُرْسَلِین، خَاتَمُ النَّبِیِّین حضرتِ سیِّدُنا محمدِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جنہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آل واصحاب پر اور بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والوں پر تا قیامت رحمت نازل فرمائے۔

(آمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

اَمَّا بَعْد: خیر کی بنیاد خلوت وجلوت میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے پر ہے۔ تقویٰ ایک ایسی خصلت ہے کہ جو اسے اختیار کر لیتا ہے دنیا وآخرت کی بھلائیاں اس میں جمع ہو جاتی ہیں۔ اسلام میں اس کی عظمت اور عُلمائے حقہ کی نظر میں اس کی قدر ومنزلت کی وجہ سے وہ اپنے خطبوں، بیانات اور مواعظ کا آغاز تقویٰ کی نصیحت سے کرتے ہیں۔ اور چونکہ تقویٰ تمام بھلائیوں کا مجموعہ ہے اس لیے خطبہ میں ضروری نصیحت کرتے وقت اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے اور اَکابرین میں سے کسی سے جب کوئی نصیحت کا طلبگار رہوا تو انہوں نے محض تقویٰ کی نصیحت فرمائی۔

تقویٰ کے بارے میں قرآنی آیات

حکم الٰہی وتاکیدِ الٰہی:

خدائے احکم الحاکمین جلّ جلالہٗ نے اگلے پچھلے تمام لوگوں کوتقویٰ و پرہیزگاری کی تاکید فرمائی ہے اور جابجا اس کا عام حکم بھی ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ،

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿1﴾ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ (پ ٥، النساء: ١٣١)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک تاکید فرمادی ہے ہم نے ان سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور تم کو کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔

﴿2﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ (پ ٤، النساء: ١)

ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا۔

﴿3﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ (پ ٢٢، الاحزاب: ٧٠)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔

﴿4﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (پ ٤، ال عمران: ١٠٢)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔

﴿5﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (پ ٢٨، التغابن: ١٦)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے۔

﴿6﴾ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىہَا ؕ (پ ۲۸ ،الطلاق:۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے۔

ان کے علاوہ بھی کثیر آیات میں تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁

تقویٰ کے 8 فضائل وفوائد

خدائے حنّان ومنّان عَزَّوَجَلَّ نے اہلِ تقویٰ کے لئے جو دینی ودنیوی فوائد رکھے ہیں ان میں سے کچھ بیان کئے جاتے ہیں:

﴿1﴾......تنگدستی سے نجات:

جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اسے تنگ دستی سے نجات دی جاتی اور وہاں سے رزق عطا کیا جاتا ہے جہاں اس کا گمان نہ ہو۔ چنانچہ،

ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ (پ ۲۸ ،الطلاق: ۲،۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اسکے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اسکا گمان نہ ہو۔

﴿2﴾......ہدایت:

قرآنِ حکیم سے متقین ہی ہدایت پاتے ہیں۔ چنانچہ،

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۖۛ فِیۡہِ ۚۛ ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ﴿۲﴾ (پ ۱، البقرۃ: ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو۔

﴾3﴿......علم:

متقین کوعلم سے نوازا جاتا ہے۔ چنانچہ،

ارشادِ ربّ العالمین عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ یُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ (پ۳، البقرة:۲۸۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے۔

﴾4﴿......مغفرت:

اہلِ تقویٰ کوحق وباطل کے درمیان فرق کرنے کی قوت عطا کی جاتی ہے، ان کی خطائیں مٹادی جاتی اور گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ،

خدائے غفار عَزَّوَجَلَّ کا فرمان مغفرت نشان ہے:

اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ یُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ (پ۹، الانفال:۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اگر اللہ سے ڈروگے تو تمہیں وہ دے گا جس سے حق کو باطل سے جدا کرلو اور تمہاری برائیاں اتار دے گا اور تمہیں بخش دے گا۔

اس آیت کے حصہ "یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا" کی تفسیر بعض نے یہ بیان کی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اہلِ تقویٰ کے دلوں میں ہدایت کا ایسا نور روشن فرماتا ہے جس کے ذریعے وہ حق کو باطل سے جدا کرلیتے ہیں۔

﴾5﴿......ولایت:

اللہ عَزَّوَجَلَّ متقین کو اپنی ولایت عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ،

ارشاد فرماتا ہے:

وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹﴾ (پ۲۵، الجاثیة۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ڈر والوں کا دوست اللہ۔

﴿6﴾......قربِ الٰہی:

متقین کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ،

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ (پ۲، البقرة: ۱۹۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جان رکھو کہ اللہ ڈر والوں کے ساتھ ہے۔

یہاں معِیَّت سے مراد یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی مدد اور حفاظت فرماتا ہے۔

﴿7﴾......جہنم سے نجات:

متقین کے لئے جہنم سے نجات ہے۔ چنانچہ،

خدائے ارحم الراحمین عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا (پ۱۶، مریم: ۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر ہم ڈر والوں کو بچا لیں گے۔

﴿8﴾...... جنت کا وعدہ:

اہلِ تقویٰ کے لئے جنت کا وعدہ ہے۔ چنانچہ،

اللہ رب العالمین عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

﴿1﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ (پ۲۶، محمد: ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: احوال اس جنت کا جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے ہے۔

﴿2﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾ (پ۲۹، القلم: ۳۴)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ڈر والوں کے لئے ان کے رب کے پاس چین کے باغ ہیں۔

﴿3﴾ وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ ﴿۳۱﴾ (پ۲۶،ق:۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور پاس لائی جائے گی جنت پرہیز گاروں کے کہ ان سے دور نہ ہو گی۔

ان کے علاوہ بھی تقویٰ کے بے شمار فوائد وثمرات اور فضائل وکمالات ہیں تاہم اس کی عظمت وشرافت کے لئے اتنی بات ہی کافی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں 90 سے زائد مقامات پر اس کا ذِکر فرمایا ہے۔

٭٭٭٭٭٭٭

تقویٰ کے مُتَعَلِّق اَحادِیث و آثار

جہاں رہو، رب عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو:

﴿1﴾...... سرکارِمدینہ، سلطانِ باقرینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جہاں بھی ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور گناہ ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو کہ وہ گناہ مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھا برتاؤ کرو۔'' (1)

نصیحت مصطفٰے:

﴿2﴾...... حضور نبیٔ کریم، رَءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں تقویٰ اختیار کرنے، حاکم کی بات سننے اور ماننے کی نصیحت کرتا ہوں اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔'' (2)

﴿3﴾...... حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے

1...... جامع الترمذی، ابواب البر والصلة، الحدیث: ۱۹۹٤، ج۳، ص۳۹۸.

2...... سنن ابی داود، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة، الحدیث: ٤٦٠٧، ج٤، ص۲٦۷.

ہی اور اگر یہ بھی نہ پاؤ تو اچھی بات کے ذریعے بچو۔“ (1)

دُعائے مصطفٰے:

﴿4﴾......اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (تعلیمِ امت کے لئے) اس طرح دُعا مانگا کرتے تھے: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَ الْغِنٰی یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور تونگری کا سوال کرتا ہوں۔“ (2)

فضیلت کا دارومدار:

﴿5﴾......اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت ہے مگر تقویٰ کے ساتھ، تم سب آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد ہو اور وہ مٹی سے بنائے گئے ہیں۔“ (3)

﴿6﴾......حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں عرض کی گئی: ”یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”جو اُن میں سب سے زیادہ متقی و پرہیزگار ہے۔“ (4)

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، الحدیث: ۱۰۱٦، ص ۵۰۷.

2 ......صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء......الخ، الحدیث: ۲۷۲۱، ص ۱٤۵۷.

3 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱٦، ج ۱۸، ص ۱۳، مفهوماً.

4 ......جامع بیان العلم وفضله، باب قوله ﷺ الناس معادن، الحدیث: ٦۵، ص ۳۰.

﴿7﴾......حضور نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے کہ ”تم صرف متقی شخص کا کھانا کھاؤ اور تمہارا کھانا بھی متقی ہی کھائے۔“ (1)

﴿8﴾......اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا ارشاد فرماتی ہیں: ”میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو سوائے صاحبِ تقویٰ کے دنیا کی کوئی چیز اور نہ کوئی شخص خوش کرتا تھا۔“ (2)

تقویٰ کا عمل پر اثر:

﴿9﴾......امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم ارشاد فرماتے ہیں: ”تقویٰ کی موجودگی میں کسی قوم (کے عمل) کی کھیتی خشک نہیں ہوتی۔“ (3)

﴿10﴾......حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: توریت میں لکھا ہے کہ ”اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر اور جہاں چاہے سو (یعنی خوفِ خدا والے کو کسی اور کا خوف نہیں ہوتا)۔“ (4)

﴿11﴾......حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ”جس کا سرمایہ تقویٰ ہو زبانیں اس کا نفع بیان نہیں کرسکتیں۔“ (5)

---

1 ......اتحاف السادة المتقین، کتاب اسرار الذکوة، الفصل الثانی، ج٤، ص٢٠٩۔
سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب من یؤمر ان یجالس، الحدیث: ٤٨٣١، ج٤، ص٣٤١، مختصراً۔

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عائشة، الحدیث: ٢٤٤٥٧، ج٩، ص٣٤١.

3 ......احیاء علوم الدین، کتاب العلم، الباب السادس فی آفات العلم......الخ، ج١، ص١٠٨.

4 ......الدر المنثور، ج١، پ٢، سورۂ بقرة، تحت الآیة: ١٩٧، ص٥٣٣.

5 ......الرسالة القشیریة، باب التقوی، ص١٤٣، قول ابو الحسن زنجانی.

مر کر بھی زندہ:

﴿12﴾......حضرتِ سیِّدُنا بشر حافی علَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکَافِی اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

مَـوْتُ التَّـقِيِّ حَيَاةٌ لَا نَفَادَ لَهَا وَقَدْ مَاتَ قَوْمٌ وَهُمْ فِي النَّاسِ اِحْيَاء

ترجمہ: متقی کی وفات نہ ختم ہونے والی زندگی ہے اور کچھ لوگ مر کر بھی زندہ رہتے ہیں۔ (1)

تقویٰ واہلِ تقویٰ کے فضائل شمار سے باہر ہیں تاہم حضرتِ سیِّدُنا اِمام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے اپنی کتاب ''مِنْهَاجُ الْعَابِدِيْن'' میں تقویٰ سے متعلق تفصیلی کلام فرمایا ہے۔ہم نے یہاں اُس کا خلاصہ بیان کر دیا ہے۔

باب نمبر1: تقویٰ کے معانی

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''قرآنِ مجید میں تقویٰ کا اطلاق تین معانی پر کیا گیا ہے:

(۱)......ڈر اور خوف (۲)......طاعت وعبادت (۳)......دل کو گناہوں سے پاک رکھنا۔اور یہ تقویٰ کا حقیقی معنی ہے۔'' (2)

بہرحال اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات کی بجا آوری اور ممنوعات سے رُوگردانی کرکے اس کی ناراضی وعذاب سے بچنے کا نام تقویٰ ہے۔اور حقیقی تقویٰ یہ ہے کہ تیرا پروردگار عَزَّوَجَلَّ تجھے وہاں نہ دیکھے جہاں جانے سے اس نے تجھے روکا ہے اور اس مقام سے غیر حاضر نہ پائے جہاں حاضر ہونے کا اس نے تجھے حکم دیا ہے۔

وَالسَّلام

---

(1)......حلية الاولياء،معروف كرخي،الحديث:۱۲۶۸۴،ج۸،ص۴۰۴.

(2)......منهاج العابدين للغزالي،العائق الرابع النفس،ص۵۹.

باب نمبر2: جزاوسزا کا بیان

قلب سلیم اور عقلِ مستقیم والوں نے جان لیا کہ انہیں ان کے کئے کا بدلہ دیا جائے گا، جو بوئیں گے وہی کاٹیں گے، جیسا کریں گے ویسا بھریں گے، جو آگے بھیجیں گے اسی کا سامنا کرنا ہوگا اور وہ کیونکر نہ جانتے اور یقین رکھتے حالانکہ وہ اسے یعنی قرآن وحدیث کو سنتے ہیں اس پر ایمان رکھتے اور اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور قرآن وحدیث سے اس شخص کو قطعی یقین حاصل ہو جاتا ہے جس کا دل اللہ عَزَّوَجَلَّ نے روشن فرما دیا ہو اور سینہ کھول دیا ہو۔

جزاوسزا کے بارے میں قرآنی ارشادات

(اے بندے) تو اپنے دِل کو حاضر رکھ اور کان لگا کر سن! شاید اس کی وجہ سے تجھے خوابِ غفلت سے بیداری حاصل ہو۔ اَچھے اَعمال کرتا کہ نجات پائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

﴿1﴾ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿۸۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے، مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔

(پ ۱۹، الشعراء: ۸۸، ۸۹)

﴿2﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ۙ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَ یَجْزِیَ

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں تا کہ برائی کرنے والوں کو ان کے کئے کا بدلہ دے

اَلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوۡا بِالۡحُسۡنٰی ﴿۳۱﴾ (پ٢٧،النجم:٣١)

اور نیکی کرنے والوں کو نہایت اچھا صلہ عطا فرمائے۔

﴿3﴾ وَ اَنۡ لَّیۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ﴿ۙ۳۹﴾ وَ اَنَّ سَعۡیَہٗ سَوۡفَ یُرٰی ﴿۪۴۰﴾ ثُمَّ یُجۡزٰىہُ الۡجَزَآءَ الۡاَوۡفٰی ﴿ۙ۴۱﴾ وَ اَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الۡمُنۡتَہٰی ﴿ۙ۴۲﴾ (پ٢٧،النجم:٣٩ تا ٤٢)

ترجمۂ کنز الایمان: اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی پھر اس کا بھرپور بدلہ دیا جائے گا اور یہ کہ بے شک تمہارے رب ہی کی طرف انتہا ہے۔

﴿4﴾ لَیۡسَ بِاَمَانِیِّکُمۡ وَ لَاۤ اَمَانِیِّ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ ؕ مَنۡ یَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا یُّجۡزَ بِہٖ ۙ وَ لَا یَجِدۡ لَہٗ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیۡرًا ﴿۱۲۳﴾ وَ مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنۡ ذَکَرٍ اَوۡ اُنۡثٰی وَ ہُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّۃَ وَ لَا یُظۡلَمُوۡنَ نَقِیۡرًا ﴿۱۲۴﴾ (پ٥،النساء:١٢٣،١٢٤)

ترجمۂ کنز الایمان: کام نہ کچھ تمہارے خیالوں پر ہے اور نہ کتاب والوں کی ہوس پر جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا اور اللّٰہ کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائے گا نہ مددگار اور جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے اور انہیں تِل بھر نقصان نہ دیا جائے گا۔

﴿5﴾ فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ ؕ﴿۷﴾ وَ مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ٪﴿۸﴾ (پ٣٠،الزلزال:٧،٨)

ترجمۂ کنز الایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

﴿6﴾ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ؕ لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَ عَلَیۡہَا

ترجمۂ کنز الایمان: اللّٰہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو

مَا اكْتَسَبَتْؕ (پ۳،البقرۃ ۲۸۶) اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی۔

﴿7﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَ مَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَاؕ وَ مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ (۴۶) (پ۲۴،حٰم سجدۃ:۴۶)

ترجمۂ کنزالایمان: جو نیکی کرے وہ اپنے بھلے کو اور جو برائی کرے اپنے برے کو اور تمہارا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

﴿8﴾ یَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا ۛۚ وَّ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۛۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَیْنَهَا وَ بَیْنَهٗۤ اَمَدًۢا بَعِیْدًاؕ وَ یُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ۠ (۳۰) (پ۳،اٰل عمران:۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن ہر جان نے جو بھلا کام کیا حاضر پائے گی اور جو بُرا کام کیا امید کرے گی کاش مجھ میں اور اس میں دور کا فاصلہ ہوتا اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

﴿9﴾ وَ اتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ ﱡ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ۠ (۲۸۱) (پ۳،البقرۃ:۲۸۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھرو گے اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

کہا جاتا ہے کہ ''یہ آیت سب سے آخر میں نازل ہوئی۔''

جزاوسزا سے مُتَعَلِّق نبوی فَرامِین اوراَقوالِ صالِحِین

﴿1﴾......حضور نبیِّ کریم، رَءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ جب تک

زندہ رہنا چاہتے ہیں رہیں بالآخر آپ نے رخصت ہونا ہے اور جس سے محبت کرنا چاہتے ہیں کریں کیونکہ آپ اس سے جدا ہونے والے ہیں اور جو چاہیں عمل کریں آپ کو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔'' (1)

نیکی پرانی نہیں ہوتی:

﴿2﴾......سَیِّدُالْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''نیکی پرانی نہیں ہوتی، گناہ بھلائے نہیں جاتے اور جزا دینے والے کو کبھی موت نہیں آئے گی، جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔'' (2)

جو بھلائی پائے وہ میری حمد بجالائے:

﴿3﴾......حدیثِ قدسی (3) میں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''اے میرے بندو! یہ تمہارے اَعمال ہیں جنہیں میں شمار کر رہا ہوں پھر تمہیں ان کے مطابق پورا پورا بدلہ دوں گا تو جو بھلائی پائے وہ میری حمد بجالائے اور جو بھلائی کے سوا (گناہ) پائے وہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔'' (4)

مردوں کو بُرا مت کہو (5):

﴿4﴾......ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے،

1......المعجم الاوسط، الحدیث: ٤٢٧٨، ج٣، ص١٨٧.

2......الجامع الصغیر للسیوطی، الحدیث: ٣١٩٩، ص١٩٢.

3......مفسرِ شہیر حَکِیْمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ''جسے حضور نے رب تعالیٰ کی نسبت سے اپنے الفاظ میں بیان فرمایا اسی کو حدیثِ قدسی کہتے ہیں۔'' (مراۃ المناجیح، ج١، ص١٨٠)

4......صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، الحدیث: ٢٥٧٧، ص١٣٩٣، ملتقطاً.

5......''دعوتِ اسلامی'' کے اشاعتی ادارے ''مکتبۃ المدینہ'' کی مطبوعہ 504...... بقیہ اگلے صفحہ پر

کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اپنے مُردوں کو بُرا نہ کہو کیونکہ وہ اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال کو پہنچ چکے ہیں۔'' (1)

غلام آقا سے بڑھ گیا:

﴿5﴾......منقول ہے کہ ایک غلام کو جنت کے درجات میں اس کے آقا سے بلند

بقیہ حاشیہ...... صفحات پر مشتمل کتاب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' کے صفحہ 191 پر سیدی شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ''فوت شدہ مسلمان کی برائی'' کی مذمت پر ایک حدیث شریف نقل کرنے کے بعد صفحہ 192 پر فرماتے ہیں: ''معلوم ہوا فوت شدہ لوگوں کی بُرائی کرنا بھی غیبت ہے۔ بعض اوقات بڑا صبر آزما مُعامَلہ ہوتا ہے۔ مَثَلاً ڈاکو، دہشت گرد، اپنے عزیز کے قاتل وغیرہ قتل کر دیئے جائیں یا انہیں پھانسی لگا دی جائے تو بعض اوقات لوگ غیبت کے گناہ میں پڑ ہی جاتے ہیں۔ اسی طرح خودکشی کرنے والے مسلمان کے بارے میں بِلا اجازتِ شرعی یہ کہ دینا کہ ''فُلاں نے خودکشی کی'' یہ غیبت ہے یوں ہی نام و پہچان کے ساتھ کسی مسلمان کی خودکشی کی اخبار میں خبر بھی نہ لگائی جائے کہ اس سے مرنے والے کی غیبت بھی ہوتی اور اس کے ساتھ ساتھ مرحوم کے اہل وعیال کی عزّت پر بھی بٹّا لگتا ہے۔ ہاں اس انداز میں تذکرہ کیا کہ پڑھنے یا سننے والے خودکشی کرنے والے کو پہچان ہی نہ پائے کہ وہ کون تھا تو حرج نہیں مگر یہ ذِہن میں رہے کہ نام نہ لیا مگر گاؤں، مَحَلّہ، برادری، اوقات، خودکشی کا انداز وغیرہ بیان کرنے سے خودکشی کرنے والے کی شناخت ممکن ہے لہٰذا پہچان ہو جائے اِس انداز میں تذکرہ بھی غیبت میں شمار ہوگا۔ مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان خودکشی کرنے سے اسلام سے خارِج نہیں ہو جاتا اِس کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی جائے گی، اِس کیلئے دعائے مغفِرت بھی کریں گے، مرنے والے مسلمان کو بُرائی سے یاد کرنے کی شریعت میں اجازت نہیں۔'' کچھ آگے نقل کرتے ہیں: حضرتِ علاّمہ محمد عبدالرءُوف مُناوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی لکھتے ہیں: ''مُردے کی غیبت زندے کی غیبت سے بدتر ہے، کیونکہ زندہ شخص سے مُعاف کروانا ممکن ہے جبکہ مُردہ سے مُعاف کروانا ممکن نہیں۔''

(فَیضُ الْقَدِیرِ لِلْمُناوِی، ج۱، ص۵۶۲، تَحتَ الْحدیث:۸۵۲)

(1)......صحیح البخاری، کتاب الجنائز، الحدیث:۱۳۹۳، ج۱، ص۴۷۰.

رکھا جائے گا تو آقا عرض کرے گا: ''یـا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یہ تو دُنیا میں میرا غلام تھا۔'' ارشاد ہوگا: ''میں نے اس کے عمل کا بدلہ دیا ہے۔'' (1)

فرمانِ مشکل کشا:

﴿6﴾......امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰـهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم ارشاد فرماتے ہیں: ''دُنیا عمل کا گھر ہے جس میں بدلہ نہیں اور آخرت بدلے کی جگہ ہے جس میں عمل نہیں۔ لہٰذا عمل کے گھر دنیا میں، جزا کے گھر آخرت کے لئے نیک اَعمال کرلو۔'' (2)

اچھی نیتوں کا بدلہ:

﴿7﴾......حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اہلِ جنت سے فرمائے گا میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جاؤ، اپنی اچھی نیتوں کے بدلے اس میں ہمیشہ رہو اور اپنے اعمال کے اعتبار سے اس میں تقسیم ہو جاؤ۔'' (3)

(مصنف رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں) میں نے جزا و سزا پر یہ دلائل تنبیہ کے لئے بیان کئے ہیں ورنہ یہ تو ہر عام و خاص کو معلوم ہے اور ایسی بات عام کُند ذہن لوگوں سے بھی مخفی نہیں ہوتی۔

❁❁❁❁❁❁❁

(1)......المعجم الاوسط، الحدیث: ٧٣٥٦، ج٥، ص٢٨٨.

(2)......ایقاظ الهم شرح متن الحكم، ص١٢٦، مختصراً.

(3)......بريقة محمودية في شرح طريقة محمدية، الباب الثانی، فصل الامل وهو العاشر، الجزء٣، ص٧١.

باب نمبر3: رضاو ناراضی، وعدہ ووعید کا بیان

بے شک اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی مَشِیَّت سے اپنی رِضاوخوشنودی کو اپنی اِطاعت وفرمانبرداری میں اور ناراضی کو گناہوں میں پوشیدہ رکھا ہے۔ اپنی رحمت سے فرمانبرداروں کو جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور اپنے عدل وحکمت سے گنہگاروں کو جہنم میں داخل کرنے کی وعید سنائی ہے۔ چنانچہ، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۱۴﴾ (پ۴، النساء: ۱۳، ۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ اَللّٰہ کی حدیں ہیں اور جو حکم مانے اَللّٰہ اور اَللّٰہ کے رسول کا اَللّٰہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں، ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی ہے بڑی کامیابی اور جو اَللّٰہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی کل حدوں سے بڑھ جائے اَللّٰہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے خواری کا عذاب ہے۔

جنت اور مَغْفِرَت کی طرف جلدی کرو:

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اِیمان والوں کو مغفرت اور جنت کی طرف جلدی کرنے، اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچانے، اَحکامات کو بجالانے اور نافرمانیوں سے خود کو بچانے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ،

اِرشاد ہوتا ہے:

وَ سَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَۙ(۱۳۳)

(پ۴،اٰل عمران:۱۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و زمین آجائیں پرہیزگاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ(۶)

(پ۲۸، التحریم:۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت کرّے (طاقتور) فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

❁❁❁❁❁❁❁

باب نمبر4: عِبادت گزاروں اوراِطاعت شِعاروں پرانعام واِکرام کا بیان

فرامین باری تعالیٰ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

﴿1﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةًۚ (پ۱۴،النحل:۹۷)

ترجمۂ کنزالایمان: جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جلائیں گے۔

﴿2﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ۪ وَ لَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًاؕ

(پ۱۸،النور:۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی ان سے پہلوں کو دی اور ضرور ان کے لئے جمادے گا ان کا وہ دین جو ان کے لئے پسند فرمایا ہے اور ضرور ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دے گا۔

﴿3﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا(۳۰) اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ یَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآىٕكِؕ نِعْمَ الثَّوَابُؕ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا(۳۱)

(پ۱۵،الکھف:۳۰،۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ہم ان کے نیگ (اجر) ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں ان کے لئے بسنے کے باغ ہیں ان کے نیچے ندیاں بہیں وہ اس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز کپڑے کریب اور قنادیز کے پہنیں گے وہاں تختوں پر تکیہ لگائے کیا ہی اچھا ثواب اور جنت کیا ہی اچھی آرام کی جگہ۔

﴿4﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا(۹۶)

(پ۱۶، مریم:۹۶)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے عنقریب ان کے لئے رحمٰن محبت کردے گا۔

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اپنا محبوب بھی بنائے گا اور مومنین کا بھی۔''

اَحادیث مبارکہ واَقوالِ صالحین

ولی اللہ کی شان:

﴿1﴾......حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْ لاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں اور بندہ میرا قرب سب سے زیادہ فرائض کے ذریعے حاصل کرتا ہے اور نوافل کے ذریعے مسلسل قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں بندے کو محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔ اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اور اگر پناہ مانگے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔'' (1)

حدیث کی وضاحت:

جو رضائے الٰہی کے لئے فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ بکثرت نفلی عبادات بجالاتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی عظیم محبت سے سرفراز فرماتا ہے جس کی بدولت بندے کی تمام حرکات وسکنات میں قوتِ خداوندی کے انوار شامل ہو جاتے ہیں۔

---

(1)......صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، الحدیث: ۶۵۰۲، ج۴، ص۲۴۸۔

رحمتِ الٰہی کے جلوے:

﴿2﴾ ...... حضرت سیدنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سرکارِ دوجہاں، سرورِ ذیشان، مالک کون ومکان، محبوب رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''جب میرا بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوجاتا ہوں اور اگر مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھ پھیلانے کی مقدار اس سے قریب ہوجاتا ہوں[1] اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔'' [2]

حدیث کی وضاحت:

بندے کا رب عَزَّوَجَلَّ کے قریب ہونا اس کا عبادت واطاعت میں لگا رہنا ہے

---

1 ...... شارح بخاری فقیہ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی اس کے تحت فرماتے ہیں: ''کسی کے قریب ہونے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس سے دور رہا ہو اس بناء پر یہ حدیث متشابہات میں سے ہے اور تاویل یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بندے پر خصوصی رحمت فرماتا ہے۔'' (نزھة القاری شرح بخاری، ج۵، ص۹۴٦) نیز حَکِیْمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَّان اس کے تحت فرماتے ہیں: ''یہ کلام تمثیلی طور پر ہے مطلب یہ ہے کہ اگر تم اخلاص کے ساتھ تھوڑے عمل کے ذریعے قربِ الٰہی حاصل کرو تو رب تعالیٰ اپنے کرم سے بہت زیادہ رحمت کے ساتھ تم سے قریب ہوگا۔ لہٰذا عمل کیے جاؤ تھوڑا بہت نہ دیکھو۔ (مزید ارشاد فرماتے ہیں) یہ کلام بطور مثال سمجھانے کے لیے ہے مطلب یہ ہے کہ تمہاری طلب سے ہماری رحمت سبقت لے گئی ہے، اگر ایسے معمولی اعمال کرو جن سے بدیر ہم تک پہنچ سکو تو ہم تم کو اپنے کرم سے بہت جلد اپنے دامن رحمت میں لے لیں گے اگر رب تعالیٰ سے قرب ہماری کوشش سے ہوتا تو قیامت تک ہم اس تک نہ پہنچ سکتے، اس تک رسائی اس کی رحمت سے ہے۔'' (مراٰة المناجیح، ج۳، ص۳۰۷)

2 ...... صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللّٰہ ''ویحذرکم اللہ نفسہ'' الحدیث: ۷۴۰۵، ص۵۴۱.

اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کا بندے کے قریب ہونے سے مراد اس کا رحم و فضل فرمانا ہے۔

جنتی نعمتیں:

﴿3﴾......حدیث قدسی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے: ''میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا اور نہ ہی کسی اِنسان کے دِل میں ان کا خیال گزرا۔'' (1)

﴿4﴾......زبور شریف میں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! تو میری اِطاعت و فرمانبرداری کر! میں تیرے دِل کو تونگری اور تیرے ہاتھوں کو رزق سے بھر دوں گا اور تیرے جسم کو صحت و تندرستی عطا فرما دوں گا۔'' (2)

دُنیا کو حکم ربانی:

﴿5﴾......اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُنیا کو یہ حکم ارشاد فرمایا ہے کہ ''اے دُنیا! جو میری عبادت کرے تُو اس کی خدمت کر اور جو تیری خدمت کرے تُو اس سے خدمت لیتی رہ۔'' (3)

﴿6﴾......حضرتِ سیِّدُنا بشر بن حارث حافی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الکَافِی فرماتے ہیں: ''اہلِ خیر دُنیا و آخرت (کی بھلائی) لے گئے۔'' (4)

طلبگاران آخرت کے خادم:

﴿7﴾...... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن معاذ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ فرماتے ہیں: ''دُنیا کے

---

(1)......صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب "فلاتعلم نفس مااخفی" الحدیث: ٤٧٨٠، ج٣، ص ٣٣٠٠ .

(2)......حلیة الاولیاء، معاویة بن قرة، الحدیث: ٢٥٠٠، ج٢، ص ٣٤٤، دون قوله جسمك صحة.

(3)......روح البیان، پ٢٧، ج٩، ص ٣٧٣ .

(4)......الزهدالکبیر للبیهقی، الجزء الرابع، من کتاب الزهدالکبیر، الحدیث: ٧٦٨، ص ٢٩٣ .

طلبگاروں کی خدمت غلام کرتے ہیں جبکہ طلبگارانِ آخرت کی خدمت آزادلوگ کرتے ہیں۔'' (1)

اے میرے بھائی! اگرتو چاہتا ہے کہ تجھے ایسی عزت ملے جوکبھی کم نہ ہو، ایسا اِقتدار ملے جوکبھی ختم نہ ہو، ایسی آبرو ملے جوکبھی پامال نہ ہواورایسی بزرگی ملے جوکبھی پرانی نہ ہوتواپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت کے لئے کمربستہ ہوجا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان تمام چیزوں کواپنی اطاعت وفرمانبرداری میں رکھاہے۔ جواس کی اِطاعت کرتاہے وہ اسے عزّت وبزرگی عطافرماتاہےاوروہ اپنے کئی اطاعت گزار بندوں کوشہوات کی غلامی سے آزاد فرماچکاہے۔ان کے دلوں کوفانی چیزوں کی محبت کی آلودگی سے پاکیزہ فرمادیا، ان کے ہاتھوں خوارق عادات کرامات کاظہور فرمایا، انہیں غیب پرمطلع فرمایا(2)، ان پر رحمت کانزول فرماکران کی دُعاؤں کو قبولیت کاسہراپہنایاتولوگ ان کے اَنواروتجلیات سےفیض یاب ہوکران کی پیروی کرنے لگے، حلِ مشکلات کے لئے بارگاہِ الٰہی میں ان کاوسیلہ پیش کرنے لگے، ان کے صدقہ وطفیل اپنی آفتوں اورمصیبتوں کے ٹلنے کاسوال کرنے لگے، ان کی

---

1 ......الرسالة القشيرية، باب الحريه، ص ۲۵۵.

2 ......شیخ طریقت امیر اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه اپنی منفرد تصنیف **''کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب''** میں نقل فرماتے ہیں: ''اولیائے کرام نَفَعَنَااللهُ تَعَالٰى بِبَرَكَاتِهِمْ فِى الدَّارَيْن (اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں ان کی برکتوں سے ہمیں مالامال کرے) کوبھی کچھ علومِ غیب ملتے ہیں مگربوساطت رُسل عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام (یعنی رسولوں کے ذریعے) معتزلہ (نامی باطل فرقہ) خَذَلَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى (اللہ تعالیٰ ان کوغارت کرے) کہ صرف رسولوں کے لئے اطلاع غیب مانتے اوراولیائے کرام رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُم کے علوم غیب کااصلاً (بالکل) حصہ نہیں مانتے گمراہ مبتدع (بدعتی) ہیں۔'' (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۴۶)

قدم گاہوں سے سفارش طلب کرنے لگے اوران کے مزارات کی مٹی سے برکت حاصل کرنے لگے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں عظمت وشان سے نوازا، ان کے دلوں کو اپنے نور سے مُنَوَّر فرمایا اوراپنی خالص محبت ومعرفت سے لبریز کیا، انہیں تنہائیوں میں اپنے ذِکر سے تسکین بخشی تو وہ لوگوں سے بے پرواہ ہوگئے، جنتِ نعیم میں ان کے لئے ہمیشہ رہنے والی نعمتیں تیار فرمائیں، ان سے اپنے دیدار کا وعدہ فرمایا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ان سے راضی ہونا سب سے بڑا انعام ہے۔ اللہ جَلَّ شَانُہٗ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾ ترجمۂ کنزالایمان: یہی بڑی کامیابی ہے۔

(پ ۲۵، الدخان: ۵۷)

ایک مقام پرارشاد فرماتا ہے:

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ایسی ہی بات کے لئے کامیوں کو کام کرنا چاہیے۔

(پ ۲۳، الصّٰفّٰت: ۶۱)

❁❁❁❁❁❁❁

علم سیکھنے سے آتا ھے

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور فقہ غور وفکر سے حاصل ہوتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔''

(المعجم الکبیر، ج ۱۹، ص ۵۱۱، الحدیث: ۷۳۱۲)

باب نمبر5: گناھوں کی ھلاکت خیزیاں

اس باب میں گناہوں کی دنیوی اوراخروی سزائیں مثلاً تباہی وبربادی، ذلت ورُسوائی وغیرہ بیان کی جائیں گی۔ چنانچہ،

قرآن پاک میں بیان کی گئی سزائیں:

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّهٗ مَنْ یَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَؕ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَ لَا یَحْیٰى ﴿۷۴﴾ (پ١٦، طٰہٰ:٧٤)

ترجمۂ کنزالایمان: بےشک جو اپنے رب کے حضور مجرم ہوکر آئے تو ضرور اس کے لئے جہنم ہے جس میں نہ مرے نہ جئے۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَاؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿۴﴾ (پ٢٠، العنکبوت:٤)

ترجمۂ کنزالایمان: یا یہ سمجھے ہوئے ہیں وہ جو بُرے کام کرتے ہیں کہ ہم سے کہیں نکل جائیں گے کیا ہی بُرا حکم لگاتے ہیں۔

"یَسْبِقُوْنَا" سے مراد عاجز کرکے بچ نکلنا ہے۔

وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًاؕ ﴿۳۶﴾ (پ٢٢، الاحزاب:٣٦)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی بہکا۔

اَحادِیث میں بیان کردہ سزائیں

ایمان کی کمزوری:

﴿1﴾...... حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

''زانی زنا کرتے وقت، چور چوری کرتے وقت اور شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا۔'' [1] (اس میں کمالِ ایمان یا نورِ ایمان کی نفی ہے)

دِل کی سیاہی:

﴿2﴾......حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی انسان گناہ کرتا ہے تو اس کے دِل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کرلے تو دِل صاف ہوجاتا ہے لیکن اگر وہ گناہ کرتا رہے تو وہ نکتہ پھیلتا رہتا ہے یہاں تک کہ سارا دِل سیاہ ہوجاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان: كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ (پ ۳۰، المطففین: ١٤) ترجمۂ کنزالایمان: کوئی نہیں بلکہ ان کے دِلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔ سے یہی مراد ہے۔'' [2]

دل کی سختی:

﴿3﴾......سَیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''گناہوں کی کثرت سے دل سخت ہوجاتا ہے۔'' [3]

رزق میں تنگی:

﴿4﴾......سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''گناہوں کی وجہ سے بندہ ملنے والے رزق سے

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان...... الخ، الحدیث: ٥٧، ص٤٨.

2 ......شعب الایمان للبیهقی، باب فی معالجة......الخ، فصل فی الطبع علی القلب، الحدیث: ٧٢٠٧، ج٥، ص٤٤١، بتغیرٍ قلیلٍ.

3 ......فردوس الاخبار بمأثور الخطاب، الحدیث: ٦٣٥٩، ج٤، ص١١٥، مفهوماً.

محروم کردیا جاتا ہے۔'' (1)

سب سے پہلا نافرمان:

﴿5﴾......اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: ''اے موسیٰ! میری مخلوق میں سب سے پہلے مرنے (یعنی تباہ وبرباد ہونے) والا ابلیس ہے کیونکہ سب سے پہلے اسی نے میری نافرمانی کی اور جو میری نافرمانی کرتا ہے میں اسے مردہ لکھ دیتا ہوں۔'' (2)

عزّت اور ذلت:

﴿6﴾......حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''بندے اطاعتِ الٰہی جیسی عزت نہیں پاسکتے اور معصیت جیسی ذلت نہیں اٹھاسکتے اور بندۂ مومن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اتنی مدد کافی ہے کہ وہ اپنے دشمن کو گناہوں میں مبتلا دیکھے۔'' (3)

دل مردہ ہوجاتا ہے:

﴿7﴾......حضرتِ سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''گناہ پہ گناہ کئے جانے سے دل مردہ ہوجاتا ہے۔'' (4)

﴿8﴾......ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اگر تُو یہ جانتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے تو تُو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نظر (یعنی اس

1......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ثوبان، الحدیث: ۲۲۵۰۱، ج۸، ص۳۳۵.

2......الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمۃ المؤلف، خاتمہ، ج۱، ص۲۷، مفہوماً.

3......حلیۃ الاولیاء، الرقم ۱۷۰ سعید بن مسیب، الحدیث: ۱۸۸۳، ج۲، ص۱۸۷.

4......حلیۃ الاولیاء، الرقم ۱۹۹، محمد بن واسع، الحدیث: ۲۷۱٤، ج۲، ص۳۹۷.

کے دیکھنے) کو ہلکا سمجھنے والا ہے اور اگر یہ گمان کر کے گناہ کرتا ہے کہ وہ تجھے نہیں دیکھ رہا تو تُو کافر ہے۔" (1)

عبادت کی لذت سے محروم:

﴿9﴾......حضرتِ سیِّدُنا وہیب بن ورد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: "کیا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا نافرمان عبادت کی لذت پا سکتا ہے؟" ارشاد فرمایا: "نہیں! بلکہ جو گناہ کا پختہ ارادہ کرتا ہے وہ بھی عبادت کی لذت سے محروم رہتا ہے۔" (2)

کفر کے قاصد:

﴿10﴾......سلف صالحین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن فرمایا کرتے تھے کہ "گناہ کفر کے قاصد ہیں۔" (3)

خلاصۂ کلام:

حاصلِ کلام یہ ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نظر رحمت سے محروم ہونے اور اس کے ناراض ہونے کی علامت یہ ہے کہ بندہ گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ گناہوں پر اصرار کرنے والا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی مول لیتا ہے، وہ شیطان کا یار ہوتا ہے اور اہلِ اِیمان اس سے بیزار ہوتے ہیں۔

اے میرے بھائی! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کر کے اس کی ناراضی اور اس کے عذاب کا حقدار نہ بن جب تیرا نفس تجھے گناہوں کی طرف بلائے تو تُو اسے یاد

---

1 ......المقصد الاسنیٰ فی شرح معانی اسماء الحسنیٰ للغزالی، ص۱۲ مفھوماً.

2 ......صفة الصفوة، وھیب بن الورد، ج۱، الجزء الثانی، ص۱۴۹.

3 ......الزواجر عن اقتراف الکبائر، خاتمة فی تحذیر من جملة......الخ، ج۱، ص۲۸.

دِلا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے معاملات سے باخبر اور تجھے دیکھ رہا ہے اور اس کے دردناک عذاب اور بڑے عقاب سے اسے ڈرا جس کی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نافرمانوں کو وعید سنائی ہے اور اگر عذاب وعقاب نہ بھی ہو تو کیا یہ کم ہے کہ بندہ گناہوں کی وجہ سے سابقین کو ملنے والے بلند مراتب اور نیکوں کو عطا کئے جانے والے ثواب سے محروم رہتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ گناہوں میں رُسوائی، دوزخ کا عذاب، جَبّار وقَہّار عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور اس کا ایسا غضب ہے جس کے آگے تمام زمین وآسمان والے قائم نہ رہ سکیں۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

باب نمبر6: عبادت واِطاعت کا بیان

کامل مومن کی ایک نشانی:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیب لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو نیکی پر خوش اور برائی پر غمگین ہوتا ہے، وہ (کامل) مومن ہے۔'' (1)

درسِ حدیث:

پیارے اسلامی بھائی! جب تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی عبادت کی توفیق عطا فرمائے تو تو بہت خوش ہو۔ اور اس ربِ لم یزل عَزَّوَجَلَّ کا بہت شکر بجالا جس نے اپنی عبادت کی وجہ سے تجھے عزت بخشی اور اس کے لئے تجھے چن لیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کیا کر کہ جن نیک اعمال کو بجالانے کی اس نے تجھے توفیق دی ہے انہیں اپنے فضل سے قبول بھی فرمالے۔

---

(1)......المستدرك، كتاب الایمان، باب ليس المومن......الخ، الحديث:٣٦، ج١، ص١٦٣.

عملِ مقبول کم نہیں ہوتا:

امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ارشاد فرماتے ہیں: ''عمل کرنے سے زیادہ اس کے قبول ہوجانے کی سعی کرو کیونکہ عملِ مقبول کم نہیں ہوتا۔'' (1)

پیارے اسلامی بھائیو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادات بجالانے کے معاملے میں ہمیشہ اپنی سستی اورکوتاہی کا اِعتراف کرو اگرچہ اس میں تمہاری جدوجہد زیادہ ہو کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا حق تم پر بہت بڑا ہے۔اس نے تمہیں عدم سے وجود بخشا اور تم پر نعمتوں کی بارشیں برسائیں، تم پر اپنا فضل وکرم فرمایا، اس کی عطا کردہ قوت وطاقت سے ہی تم اس کی اِطاعت کرتے ہو اور اسی کی دی ہوئی توفیق اور رحمت سے اس کی عبادت بجالاتے ہو۔

تم پر ضروری ہے کہ جن کاموں سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے منع فرمایا ہے ان کا اِرتکاب کرکے اپنے دامنِ ایمان کو داغ دار اور دِل کو سیاہ نہ کرو اور جب بھی کوئی گناہ ہوجائے تو جلدی سے توبہ کرلو اور اچھی توبہ کرو، خوب ندامت کا اِظہار اور کثرت سے اِستِغْفار کرو، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ہمیشہ ڈرتے رہو کیونکہ مومن ہر وقت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے لرزتا رہتا ہے اگرچہ مخلص ہوکر اچھے طریقے سے طاعت وعبادت بجا لاتا ہو۔تم جانتے ہو کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے معصوم اور اولیاءِ عُظَّام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے محفوظ ہونے کے باوجود بھی ان کے خوفِ خدا اور خشیت کا کیا عالم ہوا کرتا، وہ نیکیاں کرتے اور گناہوں سے بچتے تھے۔

اے بندے! تجھے اس معاملے میں زیادہ ڈرنا اور پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ

1 ......تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، الرقم ٤٩٣٣ علی بن ابی طالب، ج ٤٢، ص ٥١١ ملخصًا.

انبیاءِ کرام واولیاءِ عُظّام عَلَیہِمُ السَّلام رحمتِ خداوندی کی وسعت کو تجھ سے زیادہ جانتے تھے، تجھ سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حسنِ ظن رکھتے تھے، اس کے عفو وکرم کی طلب میں تجھ سے زیادہ سچے تھے اور اس کے فضل وکرم کے تجھ سے زیادہ امیدوار تھے۔ لٰہذا تو ان کی پیروی کر نجات اور سلامتی پائے گا، ان کے راستے کی اتباع کر کامیاب ہوجائے گا اور نفع پائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ لے لے کیونکہ جو اس کی پناہ لیتا ہے وہ سیدھی راہ کی ہدایت پاتا ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁

باب نمبر7: عبادت کی رکاوٹیں اور اُن کا حل

چونکہ دُنیا کی بنیاد مصیبتوں اور آفتوں پر رکھی گئی ہے، میلی کچیلی چیزوں سے اسے گوندھا گیا ہے، مصروفیات اور غفلتوں سے اسے بھر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے اطاعت وعبادت کی رکاوٹیں زیادہ ہوگئیں اور معصیت پر آمادہ کرنے والے عوامل کی تعداد میں بھی کافی حد تک اضافہ ہوگیا۔ تاہم بنیادی طور پر انہیں چار چیزوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: (۱)...... جہالت (۲)...... ایمان کی کمزوری (۳)...... لمبی امیدیں اور (۴)...... حرام اور مشتبہ چیزوں کا کھالینا۔

ہم اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان چاروں میں سے ہر ایک پر مختصر مگر جامع گفتگو کرتے ہوئے ان کی مذمت بیان کریں گے پھر ان سے باز رہنے اور خلاصی پانے کا طریقہ بتائیں گے۔ وَبِاللہِ التَّوْفِیْق.

❁❁❁❁❁❁❁

باب نمبر8: پہلی رکاوٹ اوراس کا حل

دُنیا ملعون ہے:

جہالت ہر بُرائی کی جڑ اور ہر نقصان کا سبب ہے۔ جہالت اور جاہلوں کے بارے میں سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: ''دنیا لعنتی ہے اور جو اس میں ہے وہ لعنتی ہے سوائے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر، عالم اور طالبِ علم کے (1)۔'' (2)

جہالت کی تخلیق کا واقعہ:

مروی ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے جہالت کو پیدا کیا تو اس سے فرمایا: ''آگے آ۔'' تو وہ پیچھے چلی گئی۔ پھر فرمایا: ''پیچھے جا۔'' تو وہ آگے آگئی۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے اپنی عزّت وجلال کی قسم! تو مجھے مخلوق میں سب سے زیادہ ناپسند ہے،

---

1 ...... مفسرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ''جو چیز اللّٰہ ورسول (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے غافل کردے وہ دُنیا ہے۔ یا جو اللّٰہ ورسول (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ناراضی کا سبب ہو وہ دنیا ہے۔ بال بچوں کی پرورش، غذا، لباس، گھر وغیرہ حاصل کرنا سنت انبیاءِ کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) ہے یہ دُنیا نہیں۔ اس معنی سے واقعی دُنیا اور دُنیا والی چیزیں لعنتی ہیں۔ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کے ذِکر سے مراد ساری عبادات ہیں یعنی اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کا ذِکر، اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کے محبوب بندے علماء طلباء اگرچہ دُنیا میں ہیں مگر دُنیا نہیں ہیں۔ یہ تو اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کے محبوب ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کا ذِکر ہر عبادت ہر سعادت کا سر ہے جیسے بدن کے لئے جان ضروری ہے۔ ایسے ہی مومن کے لئے ذِکْرُ اللّٰہ لازمی ہے۔ ذِکْرُ اللّٰہ سے دُنیا کا بقاء آسمان وزمین کا قیام ہے (مرقات) جب ذاکرین فنا ہو جائیں گے تو قیامت آجاوے گی۔''

(مراۃ المناجیح، ج٧، ص١٧، ملخصاً)

2 ...... سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب مثل الدنيا، الحديث: ٤١١٢، ج٤، ص٤٢٨.

میں ضرور تجھے اپنی مخلوق کے بدترین لوگوں میں رکھوں گا۔'' (1)

جہالت بھی دُشمن ہے:

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''جہالت سے بڑا آدمی کا کوئی دُشمن نہیں۔ آدمی جس چیز سے جاہل ہوتا ہے اس کا دُشمن بن جاتا ہے۔''

جہالت کی مذمت دلائل عقلیہ ونقلیہ سے ثابت ہے جو کسی پر مخفی نہیں۔ جاہل نہ چاہتے ہوئے بھی عبادات چھوڑ دیتا اور گناہ کر بیٹھتا ہے۔ کیونکہ اسے ان عبادات کا علم نہیں ہوتا جنہیں بجالانے کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے حکم اِرشاد فرمایا ہے اور معصیت سے بھی بے خبر ہوتا ہے جس سے اِجتناب کا اسے حکم ہوتا ہے۔

اس رکاوٹ کا حل:

جاہل علم کی روشنی سے جہالت کی تاریکیوں سے نجات حاصل کرسکتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ شیخ علی بن ابوبکر رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے انہوں نے کیا خوب فرمایا:

اَلْجَھْلُ نَارٌ لِدِیْنِ الْمَرْءِ یُحْرِقُہٗ

وَالْعِلْمُ مَاءٌ لِتِلْکَ النَّارِ یُطْفِیْھَا

ترجمہ: جہالت ایسی آگ ہے جو آدمی کے دین کو جلا ڈالتی ہے اور علم ایسا پانی ہے جو اس آگ کو بجھا دیتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائی! تم پر بہت وسیع علم حاصل کرنا ضروری نہیں بلکہ جتنا

(1) ......نزھۃ المجالس، باب فی فضل العقل، ج۲، ص۱۳۹.

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر فرض فرمایا ہے اتنا علم حاصل کرو، وہ علوم جن سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے، جن کے ذریعے فرائض کی ادائیگی اور حرام سے بچنے کا طریقہ معلوم ہوتا ہے، جن کی فوری ضرورت ہے انہیں فی الفور حاصل کرنا ضروری ہے اور جن کی فوری ضرورت نہیں ان میں تاخیر کی گنجائش ہے۔

کتنے علم کی ضرورت ہے:

حضرتِ سیدنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرمایا کرتے تھے: ”جو صرف اپنی اصلاح کے لئے علم حاصل کرے اسے تھوڑا علم بھی کافی ہے اور جو لوگوں کی بھی اصلاح چاہے تو لوگوں کی ضروریات تو بہت زیادہ ہیں۔“ (1)

❁❁❁❁❁❁❁

باب نمبر 9: دوسری رکاوٹ اور اس کا حل

اِیمان کی کمزوری ایک بڑی آفت اور مذموم خصلت ہے جس سے بہت سی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ مثلاً علم پر عمل نہ کرنا، اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا) ترک کر دینا، مغفرت کے لئے کوئی کوشش کئے بغیر اس کی اُمید لگائے رکھنا، مال و دولت کے حصول کے لئے کوشاں رہنا، مخلوق کا خوف اور دیگر بہت سی بد خصلتیں ایمان کی کمزوری سے پیدا ہوتی ہیں۔ بندہ اپنے ایمان کے مطابق ہی اَحکام کی بجا آوری اور گناہوں سے پرہیز کرتا ہے۔ ایمان کمزور ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ بندہ نیکیوں کو ترک کر کے گناہوں میں مصروف ہو جاتا ہے۔ پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنے اِیمان کی تقویت کے لئے کوشاں رہے۔

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد محمد بن سیرین، الحدیث: ۱۸۸۵، ص ۳۲۶.

اِیمان کوتقویت بخشنے والے اُمُور:

تین اُمور سے اِیمان کوتقویت ملتی ہے: (۱)......وعدہ و وعید اور احوال آخرت پر مشتمل آیات اور اَحادیث میں غور وفکر کرنے ، انبیاءِ کرام عَلَیْھِمُ السَّلَام کے حالات ومعجزات اور دُشمنوں پر ان کی فتح کے واقعات اور دُنیا سے بے رغبتی اور آخرت میں رغبت رکھنے کے حوالے سے بزرگانِ دین کے واقعات کو سننے، پڑھنے سے (۲)......آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور ان میں موجود عجیب وغریب نشانیوں اور نئی مصنوعات کا نگاہِ بصیرت وجستجو سے مشاہدہ کرنے سے اور (۳)......نیک اعمال پر مضبوطی سے کاربند رہنے، برائیوں اور نافرمانیوں سے اجتناب کرنے سے۔ کیونکہ ایمان قول اور عمل کے مجموعہ کا نام ہے، اطاعت سے بڑھتا، معصیت سے گھٹتا ہے[1]۔

بیان کردہ تمام امور ایمان کوتقویت اور یقین کو پختگی بخشتے ہیں۔

❁❁❁❁❁❁❁

1......دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِشریعت'' جلداوّل صَفْحہ173 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''اصل اِیمان صرف تصدیق کا نام ہے، اعمالِ بدن تو اصلاً جزوِ ایمان نہیں۔'' اور صفحہ 180 پر فرماتے ہیں: ''اِیمان قابلِ زیادتی ونقصان نہیں، اس لئے کہ کمی بیشی اس میں ہوتی ہے جو مقدار یعنی لمبائی، چوڑائی، موٹائی یا گنتی رکھتا ہو اور ایمان تصدیق ہے اور تصدیق، کیف یعنی ایک حالت اِذعانیہ۔ بعض آیات میں ایمان کا زیادہ ہونا جو فرمایا ہے اس سے مراد مُؤْمَن بِہٖ وَمُصَدَّق بِہٖ ہے، یعنی جس پر ایمان لایا گیا اور جس کی تصدیق کی گئی کہ زمانۂ نزولِ قرآن میں اس کی کوئی حد معین نہ تھی، بلکہ احکام نازل ہوتے رہتے اور جو حکم نازل ہوتا اس پر ایمان لازم ہوتا، نہ کہ خود نفسِ ایمان بڑھ گھٹ جاتا ہو، البتہ ایمان قابلِ شدت وضعف ہے کہ یہ کیف کے عوارض سے ہیں۔''

باب نمبر10: تیسری رکاوٹ اور اس کا حل

لمبی اُمیدوں کی مذمت:

لمبی اُمیدیں باندھنا بہت بری خصلت ہے بلکہ یہ تو وہ چیز ہے جو بندے کو آخرت برباد اور دُنیا آباد کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔

ہلاکت کی وجہ:

حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْ لاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اس اُمت کے پہلے لوگ دُنیا سے بے رغبتی اور چھوٹی امیدوں کی وجہ سے نجات پائیں گے اور بعد میں آنے والے دُنیا کی حرص اور لمبی امیدوں کے سبب ہلاک ہو جائیں گے۔'' (1)

شقاوت و بدبختی:

حضور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''چار چیزیں بدبختی سے ہیں: آنکھوں کی خشکی (یعنی خوفِ خدا سے نہ رونا)، دل کی سختی، لالچ اور لمبی اُمیدیں۔'' (2)

لمبی اُمیدوں سے پناہ:

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اس طرح دُعا مانگا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ کُلِّ اَمَلٍ یُلْھِیْنِیْ

(1)......موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الیقین، الحدیث: ۳، ج ۱، ص ۱۹ بتغیرٍ قلیلٍ.

(2)......الترغیب والترھیب، کتاب التوبة، باب الترغیب فی ذکر الموت، الحدیث: ۱۳، ج ٤، ص ۱۲۰ .

یعنی: اے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں ہر غافل کر دینے والی امید سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' (1)

فکرِ آخرت نہ ہونے کا ایک سبب:

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ارشاد فرماتے ہیں: ''مجھے تم پر سب سے زیادہ ڈر نفس کی پیروی اور لمبی امیدوں کا ہے۔ کیونکہ اِتباعِ نفس حق سے روکتی اور لمبی امیدیں آخرت سے غافل کر دیتی ہیں۔'' (2)

بُرے اَعمال کا سبب:

حدیث پاک میں ہے: ''جس کی امیدیں لمبی ہوتی ہیں اس کے عمل بُرے ہوتے ہیں۔'' (3)

طولِ اَمل کی وجہ سے جنم لینے والی خرابیاں:

دُنیا میں طویل عرصے تک زندہ رہنے کی امید کو طولِ اَمل (یعنی لمبی امید) سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ جس میں پائی جاتی ہے اس کے نہایت بے وقوف اور احمق ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ یقین کو چھوڑ کر وہم پر اِعتماد کر لیتا ہے حالانکہ اگر شام کے وقت اس سے پوچھا جائے کہ ''کیا تجھے یقین ہے کہ تو صبح تک زندہ رہے گا؟'' یا صبح کے وقت پوچھا جائے کہ ''کیا تجھے شام تک زندہ رہنے کا یقین ہے؟'' تو ضرور اس کا جواب نفی میں ہو گا اس کے باوجود وہ دُنیا کے لئے ایسے کوشش کرتا ہے جیسے اسے مرنا ہی نہیں۔ یہاں تک کہ اگر اسے کہہ دیا جائے کہ تم دُنیا میں ہمیشہ رہو گے

---

1 ......الموسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب قصر الامل، الحدیث: ٤٦، ج٣، ص٣١٢.

2 ......الموسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب قصر الامل، الحدیث: ٤٣، ج٣، ص ٣٠٤.

3 ......جامع الترمذی، ابواب الزھد، باب (٢٢)، الحدیث: ٢٣٣٧، ج٤، ص ١٤٨.

تب بھی وہ اپنی اس حرص میں اضافہ کی گنجائش نہیں پائے گا۔پس جس کی یہ حالت ہو اس سے بڑا احمق کون ہوسکتا ہے۔نیز لمبی امیدیں ان تمام بری عادتوں اور برے کاموں کی بنیاد ہیں جو بندے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت وفرمانبرداری سے روک کر معصیت ونافرمانی میں دھکیل دیتے ہیں۔جیسے لالچ،بخل اور تنگ دستی کا خوف۔

دُنیا کی محبت:

لمبی اُمیدوں کی بڑی خرابیوں میں سے ایک خرابی یہ بھی ہے کہ اس کی وجہ سے بندہ دُنیا سے محبت کرتا ہے،اسے بنانے اور اس کا ساز وسامان جمع کرنے کی کوشش میں اپنا قیمتی وقت برباد کرنے لگتا ہے۔حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب،حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''مجھے دُنیا کو ویران کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے اس لئے جو اس کو آباد کرے گا وہ مجھ سے نہیں (یعنی میرے طریقے پر نہیں)۔'' (1)

اَعمالِ خیر میں ٹال مٹول کرنا:

لمبی اُمیدوں سے پیدا ہونے والی خرابیوں میں سے ایک خرابی ٹال مٹول کرنا بھی ہے، یہ ایسی بانجھ خصلت ہے جو کوئی نیکی نہیں کرنے دیتی۔کہا جاتا ہے کہ ''جہنمیوں کی زیادہ تر چیخ و پکار ٹال مٹول کی وجہ سے ہوگی۔'' ٹال مٹول کرنے والا شخص طاعات بجالانے میں سستی دکھاتا اور گناہوں سے توبہ کرنے میں تاخیر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسی حالت میں اسے موت آدبوچتی ہے۔قرآنِ حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

---

(1)......الترغیب والترھیب، کتاب التوبۃ والزھد،الحدیث: ٦٠،ج ٤،ص ٨٦،بدون قولہ فمن عمرھا......الخ.

فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ(۱۰)

(پ۲۸،المنافقون:۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر کہنے لگے اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا۔

اس سے کہا جائے گا:

وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَاؕ (پ۲۸، المنافقون:۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہرگز اللّٰہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا وعدہ آجائے۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

اَوَ لَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا یَتَذَكَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَ جَآءَكُمُ النَّذِیْرُؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ۠(۳۷)

(پ۲۲،فاطر:۳۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا اور ڈر سنانے والا تمہارے پاس تشریف لایا تھا تو اب چکھو کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

پھر وہ دُنیا سے ایسی حسرت وندامت لے کر جاتا ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔

طولِ اَمل کا علاج:

اے بھائی! اپنی اُمیدیں کم کردے، موت کو نگاہوں کے سامنے رکھ اور لمبی امیدوں کو پس پشت ڈال دے۔ لذتوں کا خاتمہ کرنے اور جماعتوں کو جدا جدا کر ڈالنے والی موت کو یاد کرکے امیدیں کم کرنے پر مدد حاصل کر، اپنے ان رشتہ داروں اور واقف کاروں کو یاد کر جو تیرے سامنے موت کا شکار ہوگئے، موت بہت قریب ہے، نگاہوں سے اوجھل ہے، اس کا انتظار کیا جاتا ہے، موت کے کسی بھی وقت اچانک آجانے کے خوف سے ہر وقت اس کی تیاری میں لگا رہ۔

حضور نبیٔ غیب دان، سرورِ ذیشان، مالک کون ومکان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (امت کی تعلیم کے لئے) ارشاد فرمایا کرتے تھے: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں پلکیں اٹھاتا ہوں تو یہ گمان کرتا ہوں کہ شاید انہیں جھکانے سے پہلے مجھے موت آجائے اور جب کھانے کا لقمہ لیتا ہوں تو خیال کرتا ہوں کہ شاید اسے نگلنے سے پہلے موت سے ہمکنار ہو جاؤں۔'' (1)

اور کبھی جب حضور پرنور، شافع یوم النشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تیمم کے لئے دیوار پر ہاتھ مارتے تو عرض کی جاتی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کے قریب میں پانی موجود ہے۔'' تو ارشاد فرماتے: ''میں نہیں جانتا کہ اس تک پہنچ سکوں گا یا نہیں۔'' (2)

امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

كُلُّ امْرِئٍ مُصْبِحٌ فِيْ اَهْلِهٖ وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ

ترجمہ: ہر شخص اپنے گھر والوں میں اس حال میں صبح کرتا ہے کہ موت اس کے جوتے کے تسمے سے زیادہ اس کے قریب ہوتی ہے۔ (3)

امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کا فرمان عالی:

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''جان لو! بے شک موت کسی مخصوص وقت، مخصوص حالت اور مخصوص عمر میں نہیں آتی، وہ ضرور آکر رہے گی۔ پس دنیا کے لئے تیار رہنے سے موت کے لئے

1 ......شعب الایمان للبیھقی، باب فی الزھد، الحدیث: ۱۰۵۶۴، ج۷، ص۳۵۵.

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۲۹۸۷، ج۱۲، ص۱۸۴.

3 ......احیاء علوم الدین، کتاب آداب السماع والوجد، بیان الدلیل علی......الخ، ج۲، ص۳۳۸.

تیار رہنا بہتر ہے۔'' (1)

❁❁❁❁❁❁❁

باب نمبر11: چوتھی رکاوٹ اوراس کا حل

حرام اور مشتبہ چیزیں کھانا ایک ایسا عمل ہے جو لامحالہ بندے کو اِطاعتِ الٰہی سے پھیر کر مَعْصِیَت کی راستے پر گامزن کردیتا ہے۔ چنانچہ،

حلال کی برکت اور حرام کی نحوست:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو حلال رزق کھاتا ہے نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے اَعضاء اِطاعت کرتے ہیں اور جو حرام کھاتا ہے، نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے اَعضاء گناہ ہی کرتے ہیں۔'' (2)

ایک روایت میں ہے کہ ''جو چاہے کھا اسی جیسے عمل کرے گا (یعنی حلال طاعت پر ابھارتا ہے تو حرام برائی کی دعوت دیتا ہے)۔'' (3)

ایک عارِف فرماتے ہیں: ''لوگوں کا بغیر تحقیق و تفتیش کے ایک لقمہ کھانا انہیں حق سے محروم اور دائرۂ وِلایت سے خارج کردیتا ہے۔''

مشتبہ اور حرام کھانے والا اگر عبادت کرے بھی تو قبول نہیں ہوتی کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

---

(1) بداية الهداية للغزالی، آداب النوم، ص ١٠.

(2) المدخل، ج ٢، الجزء الرابع، ص ٢٤١ بتغير قليل

(3) النصيحة الكافية، النصيحة لله، الفرع الرابع الباطل، ص ١٣.

اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ اسی سے قبول کرتا ہے جسے ڈر ہے۔ (پ٦، المائدہ: ٢٧)

حدیث مبارک میں ہے کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول فرماتا ہے۔'' [1]

اے بھائی! حرام کھانے سے بچ کیونکہ حرام سے بچنا فرض ہے اور شُبہ والا کھانا کھانے سے بھی ہاتھ کھینچ لے کہ یہ تقویٰ ہے۔ رزق حلال طلب کرنا فرض ہے، فرائض کے بعد یہ بہت اہم فریضہ ہے اور رزق حلال حاصل کر کے اس میں سے میانہ روی سے کھا اور پہن اور اسراف نہ کر کیونکہ حلال اِسراف کو نہیں اٹھاتا۔ پیٹ بھر کر کھانا نہ کھا کیونکہ حلال سے پیٹ بھرنا ہر برائی کی اِبتدا ہے تو حرام کا کیا عالم ہوگا۔ چنانچہ،

پیٹ کا قفلِ مدینہ لگائیے:

حضرت سیِّدُنا مقدام بن معدیکرب رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فرماتے ہیں میں نے **سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن** صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''کسی آدمی نے پیٹ سے زیادہ بُرا برتن کوئی نہیں بھرا [2]، انسان کے

1 ......صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب قبول الصدقة......الخ، الحديث: ١٠١٥، ص٥٠٦.

2 ......مفسرِ شہیر حَکِیْمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''زیادہ پیٹ بھرنے سے مختلف بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ نوے فیصدی بیماریاں پیٹ سے ہوتی ہیں۔ پھر اس سے سخت غفلت پیدا ہوتی ہے۔ دل میں نور نہیں آتا۔'' کچھ آگے جا کر فرماتے ہیں: ''صوفیاء فرماتے ہیں کہ قدرے بھوکا رہنے میں دس فائدے ہیں جسمانی صحت۔ دل کی صفائی طبیعت کی ہشاشی بشاشی۔ یعنی چستی دل کی نرمی طبیعت میں انکسار و عجز تکبر و غرور کا ٹوٹنا گناہوں کی کمی درمیانی درجہ کی نیند...... بقیہ اگلے صفحے پر

لئے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں، پھر اگر زیادہ کی ضرورت ہو تو ایک تہائی کھانے کے لئے، ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی سانس کے لئے۔'' (1)

❁❁❁❁❁❁❁

باب نمبر12: **اِخْلَاص کابیان**

اللہ رب العزّت قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پ۲۷، الذّٰریٰت:۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پ۲۱، العنکبوت:۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے بندو جو ایمان لائے بے شک میری زمین وسیع ہے تو میری ہی بندگی کرو۔

پیارے اسلامی بھائی! اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے توفیق دے تجھ پر لازم ہے کہ عبادت میں رکاوٹ ڈالنے اور اس راہ میں آڑے آنے والے امور سے خود کو بچا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت پر کمر باندھ لے۔ اور یاد رکھ! عبادت بغیر علم کے درست نہیں۔

بقیہ حاشیہ......عبادات کا شوق ذکر الٰہی میں لذت وذوق وغیرہ۔'' (مراۃ المناجیح، ج۷، ص۲۸، ۲۹)

مدنی مشورہ: بھوک کے فضائل جاننے، کم کھانے کی عادت بنانے اور ڈھیروں ڈھیر علمی، تحقیقی، طبی، شرعی معلومات کا خزانہ پانے کے لئے ''دعوتِ اسلامی'' کے اِشاعتی ادارے ''مکتبۃ المدینہ'' کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب ''فیضانِ سنت'' کے باب ''آدابِ طعام'' اور ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' کا مطالعہ بے حد مفید رہے گا۔ **علمیہ**

1......جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی راھیة......الخ، الحدیث: ۲۳۸۷، ج٤، ص۱٦۸.

اور بغیر اِخلاص کے علم وعبادت کا کچھ فائدہ نہیں۔ لہٰذا تیرے لئے اِخلاص ضروری ہے کیونکہ یہ اَعمال کا مدار ہے اور اسی اَصل پر اِعتماد ہے۔

اِخلاص کی تعریف:

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوقاسم عبدالکریم ہوازن قشیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''اخلاص یہ ہے کہ عبادت میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور کا ارادہ نہ کیا جائے۔ یعنی تو عبادت کے ذریعے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کرنے کا ارادہ کرے کوئی اور مقصد نہ ہو، نہ مخلوق کے لئے بناوٹ ہو نہ لوگوں سے تعریف کی خواہش اور نہ ہی لوگوں کی محبت ہو بلکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے قرب کے علاوہ کوئی دوسری بات پیشِ نظر نہ ہو۔''

مزید ارشاد فرماتے ہیں: ''یہ کہنا بھی درست ہے کہ مخلوق کی نگاہوں سے اپنے عمل کو پاک رکھنے کا نام اخلاص ہے۔'' (1)

باب نمبر13:

ریاکاری

شرکِ اَصغر:

پیارے اسلامی بھائی! ریاکاری سے بچ کیونکہ یہ اَعمال کو برباد اور ثواب کو ضائع کردیتی، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور غضب کا باعث بنتی ہے اور حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا نام شرکِ اَصغر رکھا ہے۔ (2)

1 ......الرسالة القشيرية، باب الاخلاص، ص٢٤٢.

2 ......المعجم الكبير، الحديث: ٤٣٠١، ج٤، ص٢٥٣.

ریا کار قاری، شہید اور سخی کا اَنجام:

حضور نبیٔ کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے تین بندوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا: ایک وہ قاری جس نے اس لئے قرآن پڑھا کہ لوگ اسے قاری کہیں، دوسرا وہ شہید جس نے اس لئے قتال کیا کہ لوگ اسے بہادر کہیں اور تیسرا وہ سخی جس نے اس لئے مال صدقہ کیا کہ لوگ اسے سخی کہیں۔'' (1)

ریا کی تعریف:

جن اَعمال کے ذریعے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل ہوتا ہے مثلاً نماز، روزہ وغیرہ ان کے ذریعے مخلوق کے دِل میں اپنی قدر و منزلت چاہنے کا نام ریا ہے۔

ریا کا علاج:

جب تُو اپنے دل میں ریا محسوس کرے تو عمل ترک کرکے اِخلاص طلب نہ کر کیونکہ اس طرح تو تُو شیطان کو خوش کرے گا بلکہ تجھ پر غور وفکر کرنا ضروری ہے کہ جو اَعمال لوگوں سے چھپ کر نہیں کئے جاسکتے جیسے حج، جہاد، طلبِ علم، نمازِ باجماعت وغیرہ تو انہیں لوگوں کے سامنے ہی بجالا جیسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حکم اِرشاد فرمایا ہے۔ اور (اخلاص کے لئے) اپنے نفس سے جہاد کر اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد طلب کر۔

اور وہ اَعمال جو اس درجے کے نہ ہوں (یعنی جنہیں چھپ کر کرنا ممکن ہو) جیسے روزہ، رات کی عبادت، صدقہ اور تلاوت وغیرہ تو ایسے اَعمال کو چھپانے میں بہت زیادہ کوشش کر۔ کیونکہ ان اَعمال کو چھپ کر کرنا بہرحال اَفضل ہے سوائے اس شخص

---

(1) ……سنن النسائی، کتاب الجهاد، باب من قاتل ليقال……الخ، الحديث: ٣١٣٤، ص ٥١٠ مفهوماً.

کے جسے ریا کا خوف نہ ہو اور وہ جسے اُمید ہو کہ اُسے دیکھ کر لوگ اُس کی اِقتدا کریں گے اور وہ اس کا اَہل بھی ہو۔

❁❁❁❁❁❁❁

باب نمبر14: **خود پسندی**

پیارے اسلامی بھائی! خود پسندی سے بچ کہ یہ اَعمال برباد کر دیتی ہے۔ چنانچہ،

خود پسندی کی آفت:

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''خود پسندی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔'' (1)

ہلاک کرنے والی چیزیں:

ایک روایت میں ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''تین چیزیں ہلاک کر دیتی ہیں: (۱)......ایسا بخل جس کی پیروی کی جائے (۲)......ایسی نفسانی خواہش جس پر عمل کیا جائے اور (۳)......بندے کا خود پسندی میں مبتلا ہونا۔'' (2)

خود پسندی کی تعریف:

بندے کا خود کو بڑھا سمجھنا اور اپنے اَعمال کو اچھا خیال کرنا خود پسندی کہلاتا

1......تفسیر کشاف، پ ٢٦، محمد، تحت الایة ٣٣، ج ٤، ص ٣٢٩.

2......المعجم الاوسط، الحدیث: ٥٤٥٢، ج ٤، ص ١٢٩.

ہے، اس کی وجہ سے عمل پر ناز، لوگوں پر بڑائی اور نفس سے راضی رہنے کی وبائیں جنم لیتی ہیں۔ اور یہ ایسا ہی ہے، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابن عطاء اللہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: ''غفلت، شہوت اور نفس کی کارستانیوں پر راضی رہنا تمام برائیوں کی جڑ ہے۔'' (1)

جو اپنے نفس پر راضی ہوتا ہے وہ اپنے عیوب دیکھنے سے اندھا ہو جاتا ہے اور اپنے عیوب سے غافل شخص کیسے فلاح پا سکتا ہے؟

وَعَيْـنُ الرِّضَا عَنْ كُلِّ عَيْبٍ كَلِيْلَةٍ وَلٰكِنْ عَيْنُ السُّخْطِ تُبْدِى الْمَسَاوِيَا

ترجمہ: خوش نظری ہر عیب سے رات کی طرح ہے لیکن غصہ کی نظر برائیوں کو ظاہر کر دیتی ہے۔ (2)

❁❁❁❁❁❁❁

باب نمبر15: دُنیا کی مَحَبَّت

بُرائیوں کی جڑ:

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دُنیا کی محبت ہر بُرائی کی جڑ ہے۔'' (3)

یہ حقیقت ہے کہ دُنیا کی محبت ہر خطا کی جڑ، ہر آفت کی اصل، ہر مصیبت کی بنیاد، ہر فتنے کا سرچشمہ اور ہر مشقت کا مرکز ہے اور یہ ایسی مصیبت ہے جس کا

---

(1) ......ایقاظ الهمم شرح متن الحكم، الجزء١، ص٥٠.

(2) ......الرسالة القشيرية، باب الصحبة، ص٣٢٦.

(3) ......مشكاة المصابيح، كتاب الرقاق، الفصل الثالث الحديث: ٥٢١٣، ج٢، ص٢٥٠.

نقصان اس زمانے میں پھیل چکا، جس کا شر چھا چکا اور جس کا خطرہ بہت بڑھ چکا ہے، محبتِ دُنیا کے اَندھیرے نے ہر خاص وعام کو ڈھانپ لیا ہے۔ پھر بھی لوگ شرم وعار محسوس کئے بغیر برملا اس کی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ دُنیا کی محبت لوگوں کے دِلوں میں کامل طور پر گھر کر چکی ہے۔ دُنیا سجانے اور اس کا ساز وسامان اکٹھا کرنے کی اَندھی حرص، انہیں دُنیا سے محبت ہی کے نتیجے میں ملی ہے۔ ان کی دوڑ دھوپ دن رات شبہات اور حرام کو شکار کرنے میں ہی صرف ہو رہی ہے۔ گویا یوں لگتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر دُنیا کو سجانا، اسے آباد کرنا ایسے ہی فرض کیا ہے جیسا کہ نماز اور روزے۔

اسی کی محبت کی وجہ سے دِین کے نشان مٹ گئے، یقین کے انوار ماند پڑ گئے، نصیحت کرنے والوں کی زبانیں بند ہوگئیں۔ اسی کی وجہ سے ہدایت کے راستے بند اور گمراہی کے راستے کھل گئے۔ ربِ لم یزل کی قسم! دنیا کی محبت اندھا اور بہرہ فتنہ اور ایسا سیاہ اندھیرا ہے کہ جس میں نہ تو کوئی دُعا قبول ہوتی ہے اور نہ ہی کسی پکارنے والے کی پکار سنی جاتی ہے۔

اس اُمت کا بچھڑا:

سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ حقیقت بنیاد ہے: ''ہر اُمت کے لئے کوئی نہ کوئی چیز فتنہ ہوئی ہے اور میری اُمت کا فتنہ مال ودولت ہے اور ہر اُمت کے لئے ایک بچھڑا ہوا ہے اور میری اُمت کا بچھڑا دِرہم ودِینار ہیں۔'' (1)

1 ......جامع الترمذی ابواب الزهد، باب ماجاء ان فتنة......الخ، الحديث: ٢٣٤٣، ج٤، ص١٥٠۔
فردوس الاخبار بماثور الخطاب، الحديث: ٥٠١٩، ج٣، ص٣٣٨.

حدیث کی تشریح:

ہر اُمت میں ایسی چیز ضرور رہی ہے جس کی وجہ سے لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت سے یکسر غافل ہو گئے جیسا کہ بنی اسرائیل معبودِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کی عبادت چھوڑ کر بچھڑے کی پوجا پاٹ کرنے لگ گئے تھے۔

❁❁❁❁❁❁❁

خاتمہ کی تمہید

دُنیا اور طلبگارانِ دُنیا کی مذمت میں وارد آیات، اَحادیث واَقوال پر مشتمل اس رسالہ کے ''خاتمہ'' سے قبل اچھا ہو گا کہ ہم ایک ایسا قاعدہ بیان کریں جس پر اِعتماد ہو اور اس کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ اور توفیق دینے والی ذات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہے۔

دُنیا کے تین حصے:

دُنیا کے تین حصے ہیں: (۱)...... پہلا وہ جس میں ثواب ہے (۲)...... دوسرا وہ جس کا حساب ہے اور (۳)...... تیسرا وہ جس میں عذاب ہے۔

وضاحت:

ثواب والا حصہ وہ ہے جس کے وسیلے سے بندہ بھلائی تک پہنچتا اور برائی سے نجات پاتا ہے۔ یہ مومن کی سواری، آخرت کی کھیتی اور کفایت کرنے والی حلال روزی ہے۔

حساب والا حصہ وہ ہے جس کی وجہ سے تو کسی حکم کی ادائیگی سے غافل نہ ہو اور اس کی طلب میں کسی ناجائز کام کا اِرتکاب نہ کرے اور اس کے اہل وہ اَغنیا

ہیں جن کا حساب طویل ہوگا ،فقراان سے 500 سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

اورعذاب والا حصہ وہ ہے جس میں بندہ تمام ضروری اُمور کی ادائیگی سے دور ہوکر گناہوں میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ جو اس حصے کا مالک بنے گا یہ اس کو آگ کی طرف بڑھائے گا اور خسارے کے گھر میں دھکیل دے گا۔ چنانچہ،

دُنیادار، دُنیا کے ساتھ جہنم میں:

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (بروزِ قیامت) اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا کو جہنم میں جانے کا حکم دے گا تو وہ عرض کرے گی: ''اے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا گروہ اور میرے چاہنے والے؟'' اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرمائے گا: ''اس کے گروہ اور چاہنے والوں کو بھی اس کے ساتھ جہنم میں ڈال دو۔'' پس انہیں بھی جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ [1]

طلبگارانِ دُنیا کی اَقسام:

دُنیا کے طلبگاروں کی مختلف اَقسام ہیں: (۱)......وہ لوگ جو دُنیا کا مال اس نیت سے حاصل کرتے ہیں کہ رشتہ داروں سے صلہ رحمی کریں گے اور غریبوں کی مدد کریں گے ان کا شمار سخیوں میں ہوتا ہے، اگر ان کا عمل ان کی نیت کے مطابق ہو تو اَجر پائیں گے لیکن اس کے باوجود ان میں حکمت نام کی کوئی چیز نہیں کیونکہ صاحبِ حکمت وہ ہوتا ہے جو کسی ایسی چیز کی خواہش نہ کرے جس کے بارے میں اسے پتا نہ ہو کہ اسے پالینے کے بعد اس کا کیا حال ہوگا۔ لہٰذا اس نیت سے مال

1 ......قوت القلوب، الفصل الثانی والثلاثون ......الخ، ذکر ماھیۃ الدنیا و کیفیۃ......الخ، فصل اخر، ج ۱، ص ٤٤٦، بتغیرٍ قلیلٍ.

حاصل کرنے والے ''ثعلبہ'' کے قصے سے عبرت حاصل کریں جس کی طرف قرآنِ مجید میں اشارہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ،

اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے:

وَ مِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَىِٕنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ(۷۵)

(پ۱۰، التوبة:۷۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان میں کوئی وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم خیرات کریں گے اور ہم ضرور بھلے آدمی ہو جائیں گے۔(1)

---

(1)......صدر الافاضل مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں فرماتے ہیں: شانِ نُزول: ثعلبہ بن (ابی) حاطب نے سیدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے درخواست کی اس کے لئے مالدار ہونے کی دُعا فرمائیں، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اے ثعلبہ تھوڑا مال جس کا تو شکر ادا کرے اس بہت سے بہتر ہے جس کا شکر ادا نہ کرسکے۔'' دوبارہ پھر ثعلبہ نے حاضر ہو کر یہی درخواست کی اور کہا: ''اسی کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا کہ اگر وہ مجھے مال دے گا تو میں ہر حق والے کا حق ادا کروں گا۔'' حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی بکریوں میں برکت فرمائی اور اتنی بڑھیں کہ مدینہ میں ان کی گنجائش نہ ہوئی تو ثعلبہ ان کو لے کر جنگل میں چلا گیا اور جمعہ و جماعت کی حاضری سے بھی محروم ہو گیا۔ حضور نے اس کا حال دریافت فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا کہ ''اس کا مال بہت کثیر ہو گیا ہے اور اب جنگل میں بھی اس کے مال کی گنجائش نہ رہی۔'' حضور نے فرمایا کہ ''ثعلبہ پر افسوس۔'' پھر جب حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے زکوٰۃ کے تحصیل کرنے والے بھیجے، لوگوں نے انہیں اپنے اپنے صدقات دیئے جب ثعلبہ سے جا کر انہوں نے صدقہ مانگا اس نے کہا: ''یہ تو ٹیکس ہو گیا، جاؤ میں سوچ لوں۔'' جب یہ لوگ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں واپس آئے تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے کچھ عرض کرنے سے قبل دو مرتبہ فرمایا: ''ثعلبہ پر افسوس۔'' تو یہ آیت نازل ہوئی پھر ثعلبہ صدقہ لے کر حاضر ہوا تو سیّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے مجھے...... بقیہ اگلے صفحے پر

(۲)......دنیا کے طلبگاروں کی دوسری قسم میں وہ لوگ داخل ہیں جن کا دُنیا سے مقصد خواہشات کی تکمیل اور لذاتِ دُنیا سے لطف اندوز ہونا ہوتا ہے۔ ایسوں کا شمار جانوروں میں کیا گیا ہے اور یہ چوپایوں کے زمرہ میں داخل ہیں۔ ان کا اور ان جیسوں کا بیان قرآن میں یوں کیا گیا ہے۔ چنانچہ،

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۴﴾

ترجمۂ کنز الایمان: یا یہ سمجھتے ہو کہ ان میں بہت کچھ سنتے یا سمجھتے ہیں وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ اُن سے بھی بدتر گمراہ۔ (1)

(پ ۱۹، الفرقان: ٤٤)

(۳)......اور تیسری قسم میں وہ لوگ آتے ہیں جو دوسروں پر فخر کرنے اور بڑا مالدار بن کر نمایاں نظر آنے کے لئے مال حاصل کرتے ہیں۔ یہ احمقوں، مغروروں بلکہ مردودوں اور ملعونوں میں شمار ہوتے ہیں۔ چنانچہ،

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ

ترجمۂ کنز الایمان: ہر گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا۔

(پ ۱، البقرۃ: ٦٠)

بقیہ حاشیہ......اس کے قبول فرمانے کی ممانعت فرمادی۔" وہ اپنے سر پر خاک ڈال کر واپس ہوا پھر اس صدقہ کو خلافتِ صدیقی میں حضرتِ ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس لایا انہوں نے بھی اسے قبول نہ فرمایا پھر خلافتِ فاروقی میں حضرتِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس لایا انہوں نے بھی قبول نہ فرمایا اور خلافتِ عثمانی میں یہ شخص ہلاک ہوگیا۔"

(1)......صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ارشاد فرماتے ہیں: "یعنی وہ اپنے شدتِ عناد...... بقیہ اگلے صفحے پر

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوۡرُهُمۡ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ﴿۶۹﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارا رب جانتا ہے جو اُن کے سینوں میں چھپا ہے اور جو ظاہر کرتے ہیں۔ (پ۲۰،القصص:۶۹)

تو اے بھائی! اپنے نفس کو نصیحت کر اور اس کے دھوکے سے بچ کیونکہ یہ تجھے ایسے کام کی طرف بلاتا ہے جسے کرنے کی تیری نیت نہیں۔ پھر تو ایسا ہو جائے گا کہ (اعمال پر بھروسہ کرتے ہوئے) ناکامی کا شکار ہوگا اور (آخرت میں نیکیوں کا) دعویٰ کرے گا (لیکن فسادِ نیت کی وجہ سے نیکیوں کے معاملے میں تو تہی دامان اور مفلس ہوگا) اور دُنیا و آخرت کا خسارہ تیرا مقدر بن جائے گا۔ چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

ذٰلِكَ هُوَ الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۱۵﴾ ترجمۂ کنزالایمان: یہی کھلی ہار ہے۔

(پ۲۳،الزمر:۱۵)

جب یہ ثابت ہو گیا تو اب ہم خاتمہ کی طرف آتے ہیں۔

حاشیہ......سے نہ آپ کی بات سنتے ہیں نہ دلائل و براہین کو سمجھتے ہیں بہرے اور ناسمجھ بنے ہوئے ہیں۔ کیونکہ چوپائے بھی اپنے ربّ کی تسبیح کرتے ہیں اور جو انہیں کھانے کو دے اس کے مطیع رہتے ہیں اور احسان کرنے والے کو پہچانتے ہیں اور تکلیف دینے والے سے گھبراتے ہیں، نافع کی طلب کرتے ہیں، مُضر سے بچتے ہیں، چراگاہوں کی راہیں جانتے ہیں، یہ کُفّار ان سے بھی بدتر ہیں کہ نہ ربّ کی اِطاعت کرتے ہیں نہ اس کے احسان کو پہچانتے ہیں، نہ شیطان جیسے دُشمن کی ضرر رسانی کو سمجھتے ہیں، نہ ثواب جیسی عظیم المنفعت چیز کے طالب ہیں، نہ عذاب جیسے سخت مُضر مہلکہ سے بچتے ہیں۔"

خَاتِمَہ

اس میں ارشادات خداوندی وفرامین مصطفٰی اور اَقوالِ اَولیاء کرام بیان کیے جائیں گے جن میں دُنیا کی بے ثباتی، اس کے حقیر وذلیل ہونے اور اس کے دھوکے میں مبتلا ہوکر اس کے فنا ہونے کو محال سمجھنے والے کے احمق و بے وقوف ہونے کو واضح کیا گیا ہے۔ نیز جو ان میں غور وفکر کرے گا یہ اسے دنیا سے بے رغبتی پر آمادہ کریں گے جبکہ وہ دل رکھتا ہو یا کان لگاتا ہو اور توجہ کرتا ہو۔ چنانچہ،

اِرشَادَاتِ خُداوَندی

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

﴿1﴾ اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ
بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ
النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ
اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا
وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ
قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ ۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا
اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ
لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ

ترجمۂ کنزالایمان: دنیا کی زندگی کی کہاوت تو ایسی ہی ہے جیسے وہ پانی کہ ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین سے اگنے والی چیزیں سب گھنی ہوکر نکلیں جو کچھ آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا سنگار لے لیا اور خوب آراستہ ہوگئی اور اس کے مالک سمجھے کہ یہ ہمارے بس میں آگئی ہمارا حکم اس پر آیا رات میں یا دن میں تو ہم نے اسے کردیا کاٹی ہوئی گویا کل تھی ہی نہیں ہم یونہی آیتیں مفصّل بیان

الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ (پ ۱۱،یونس ۲۴)

کرتے ہیں غور کرنے والوں کے لئے۔[1]

﴿2﴾ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴿۷﴾ وَ اِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْهَا صَعِیْدًا جُرُزًا ﴿۸﴾ (پ ۱۵،الکھف:۷،۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے زمین کا سنگار کیا جو کچھ اس پر ہے کہ انہیں آزمائیں ان میں کس کے کام بہتر ہیں اور بے شک جو کچھ اس پر ہے ایک دن ہم اسے پٹ پر میدان (سفید زمین) کر چھوڑیں گے۔

﴿3﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ۬ لِنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَ رِزْقُ رَبِّكَ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾ (پ ۱٦، طٰہٰ:۱۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے سننے والے اپنی آنکھیں نہ پھیلا اس کی طرف جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کے لئے دی ہے جیتی دنیا کی تازگی کہ ہم انہیں اس کے سبب فتنہ میں ڈالیں اور تیرے رب کا رزق سب سے اچھا اور سب سے دیرپا ہے۔[2]

---

1 ......صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ”یہ ان لوگوں کے حال کی ایک تمثیل ہے جو دُنیا کے شیفتہ ہیں اور آخرت کی انہیں کچھ پرواہ نہیں اس میں بہت دلپذیر طریقہ پر خاطر گزیں کیا گیا ہے کہ دنیوی زندگانی امیدوں کا سبز باغ ہے اس میں عمر کھو کر جب آدمی اس غایت پر پہنچتا ہے جہاں اس کو حصول مراد کا اطمینان ہو اور وہ کامیابی کے نشے میں مست ہو، اچانک اس کو موت پہنچتی ہے اور وہ تمام نعمتوں اور لذتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ (حضرت سیِّدُنا) قتادہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے کہا کہ دنیا کا طلب گار جب بالکل بے فکر ہوتا ہے اس وقت اس پر عذابِ الٰہی آتا ہے اور اس کا تمام سروسامان جس سے اس کی امیدیں وابستہ تھیں غارت ہو جاتا ہے۔“

2 ......مفسرشہیر حَکِیْمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَّان اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ”یعنی کافروں کی دولت و اولاد وغیرہ کو لالچ ووقعت کی نظر سے نہ دیکھو۔ یہ رحمت کی شکل میں عذاب ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مومن کے مال و دولت پر غبطہ و رشک کرنا جائز ہے۔“

﴿4﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾ (پ ۲۵، الشوریٰ: ۲۰)

ترجمۂ کنزالایمان: جو آخرت کی کھیتی چاہے ہم اس کے لئے اس کی کھیتی بڑھائیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہے ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے اور آخرت میں اس کا کچھ حصّہ نہیں۔(1)

﴿5﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾

(پ ۲۷، الحدید: ۲۰)

ترجمۂ کنزالایمان: جان لو کہ دُنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا اس مینھ کی طرح جس کا اگایا سبزہ کسانوں کو بھایا پھر سوکھا کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن (پامال کیا ہوا) ہو گیا اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا اور دُنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال۔(2)

---

1 ...... مفسرِ شہیر حَکِیْمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ”کیونکہ اس نے آخرت کے لئے اعمال کئے ہی نہیں، معلوم ہوا کہ ریاکار ثواب سے محروم رہتا ہے مگر شرعاً اس کا عمل درست ہے، ریا کی نماز سے فرض ادا ہو جائے گا، ثواب نہ ملے گا۔“

2 ...... مفسرِ شہیر حَکِیْمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ”اس سے معلوم ہوا کہ حیاتِ دُنیا وہ زندگی ہے جو نفس امارہ کے لئے صرف کی جائے۔ اس صورت میں زندگی کے سارے کام لغو اور کھیل ہیں۔ مگر جو زندگی توشۂ آخرت جمع کرنے کا ذریعہ بنے وہ حیاتِ دنیا نہیں بلکہ حیاتِ آخرت ہے۔ شیطان کی نیکیاں دنیا تھیں، حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی خطا بھی دنیا نہیں وہ مقبول توبہ اور بلندیٔ درجات کا ذریعہ بنی۔ خیال رہے! کہ لہو و لعب وہ ہے جس میں مشغولیت زیادہ ہو مگر نتیجہ کچھ نہ ہو۔“

﴿6﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰىۙ(۳۷) وَ اٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَاۙ(۳۸) فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰىؕ(۳۹) (پ ۳۰، النّٰزعٰت: ۳۷تا۳۹)
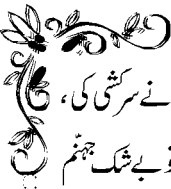
ترجمۂ کنزالایمان: تو وہ جس نے سرکشی کی، اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی، تو بے شک جہنّم ہی اس کا ٹھکانا ہے۔ (1)

فَرامِینِ مُصطَفٰی

دُنیا کی حیثیت:

﴿1﴾ ......سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کاارشاد ہے: ''دُنیا لعنتی ہے اور جو اس میں ہے وہ لعنتی ہے سوائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر، عالم اور طالبِ علم کے۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک دُنیا کی حیثیت مچھر کے پَر برابر بھی ہوتی تو اس میں سے کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ نہ پلاتا۔'' (2)

دُنیا مردار ہے:

﴿2﴾ ......سرکارِ والا تَبار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دُنیا سڑا ہوا مردار ہے۔'' (3)

---

1 ......مفسرشہیر حَکیْمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''یعنی جو شخص انبیاء کی اطاعت سے سر پھیرے اور آخرت کے مقابل دنیاوی زندگی کو اختیار کرے وہ دائمی جہنمی ہے کیونکہ وہ کافر ہے، خیال رہے کہ دُنیاوی زندگی وہ ہے جو نفسانی خواہشات میں خرچ ہو۔ اور جو زندگی آخرت کی تیاری میں صرف ہو وہ دُنیا کی زندگی نہیں اگرچہ دُنیا میں زندگی ہے۔ دُنیا کی زندگی اور ہے۔ دُنیا میں زندگی کچھ اور۔ دُنیا کی زندگی فانی ہے مگر جو دُنیا میں زندگی آخرت کے لئے ہے، فنا نہیں۔''

2 ......سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب مثل الدنيا، الحديث: ٤١١٠، ٤١١٢، ج٤، ص٤٢٧، ٤٢٨.

3 ......حلية الاولياء، الرقم ٤٠٣ يوسف بن اسباط، الحديث: ١٢١٢٣، ج٨، ص٢٦٠.

دُنیا غلاظت کی طرح ہے:

﴿3﴾......تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ابن آدم کی غلاظت کو دنیا کی مثال بنایا۔'' (1)

دُنیاوآخرت کی مثال:

﴿4﴾......حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''دنیا آخرت کے مقابل ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی اُنگلی سمندر میں ڈالے پھر دیکھے کہ وہ کتنا پانی لے کرلوٹتی ہے۔'' (2)

قیامت کی حسرت:

﴿5﴾......حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''قیامت کے دن ہرایک کو یہ حسرت ہوگی کہ کاش! اسے دُنیا میں تھوڑی روزی بھی نہ دی ہوتی۔''

دُشوار گزار گھاٹی:

﴿6﴾......نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''بے شک تمہارے سامنے ایک سخت دشوار گزار گھاٹی ہے، جسے صرف ہلکے بوجھ والے ہی عبور کرسکیں گے۔'' ایک شخص نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا میں ہلکوں میں

---

(1)......شعب الایمان للبیہقی، باب فی المطاعم، الحدیث: ۵۶۵۳، ج۵، ص۲۹.

(2)......سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب مثل الدنیا، الحدیث: ۴۱۰۸، ج۴، ص۴۲۶.

سے ہوں؟'' ارشاد فرمایا: ''کیا تمہارے پاس آج کے دن کی روزی ہے؟'' اس نے عرض کی: ''جی ہاں۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''کیا کل کے کھانے کے لئے بھی کچھ ہے؟'' عرض کی: ''نہیں۔'' پیارے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر تمہارے پاس کل کے کھانے کے لئے بھی کچھ ہوتا تو تم ہلکے بوجھ والوں میں سے نہ ہوتے۔'' [1]

دُنیا اور عورتوں سے بچو:

﴿7﴾......اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دُنیا شیریں، سرسبز وشاداب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اس میں خلیفہ بنائے گا پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو۔ لہٰذا دُنیا سے بچو اور عورتوں سے ڈرو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے تم پر تنگ دستی سے خوف نہیں بلکہ میں تم پر اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا پھیلا دی جائے گی جیسے تم سے پہلے والوں پر پھیلا دی گئی تھی۔ پھر تم اس میں رغبت کرجاؤ جیسے وہ لوگ رغبت رکھتے تھے اور یہ تمہیں ویسے ہی ہلاک کردے جیسے انہیں ہلاک کیا۔'' [2]

دُنیا کی زیب وزینت کا خوف:

﴿8﴾......حضور نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں اپنے بعد تم پر اس بات سے خوف کرتا ہوں کہ دُنیا کی زیب و زینت اور تروتازگی تم پر کھول دی جائے گی۔'' [3]

1...... المعجم الاوسط، الحدیث: ۴۸۰۹، ج۳، ص۵۲۳

2......سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، فتنة المماء، الحدیث: ۴۰۰۰، ۳۹۹۷، ج ٤، ص ۳۵٦، ۳۵۷.

3......صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب تخوف مایخرج......الخ، الحدیث: ۱۰۵۲، ص۵۲۳.

دُنیا جادوگر ہے:

﴿9﴾......حضور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دُنیا سے ڈرو! یہ ہاروت ماروت سے بھی زیادہ جادوگر ہے۔'' (1)

کافر کی جنت:

﴿10﴾......حضور نبیٔ کریم، رَءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دُنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔'' (2)

مومن کو دُنیا سے دور رکھا جاتا ہے:

﴿11﴾......سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مومن بندے کو دُنیا سے اس طرح دور رکھتا ہے جیسے کوئی شفیق چرواہا اپنی بکریوں کو ہلاکت میں ڈالنے والی چراگاہ سے دور رکھتا ہے۔'' (3)

حبِ دُنیا کا گناہ:

﴿12﴾......سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دُنیا کی محبت ایک ایسا گناہ ہے جو (بغیر توبہ کے) معاف نہیں ہوتا۔'' (4)

---

1 ......شعب الایمان للبیھقی، باب فی الزھدو قصر الامل، الحدیث: ۱۰۵۰٤، ج۷، ص۳۳۹.

2 ......سنن ابن ماجه، کتاب الزھد، باب مثل الدنیا، الحدیث: ٤۱۱۳، ج٤، ص٤۲۸.

3 ......شعب الایمان للبیھقی، باب فی الزھدو قصر الامل، الحدیث: ۱۰٤۵۱، ج۷، ص۳۲۱.

4 ......فردوس الاخبار بمأثور الخطاب، الحدیث: ۳۱٦۷، ج۲، ص۲٤۸، مفھومًا.

باقی کو فانی پر ترجیح دو:

﴿13﴾......حضور نبی کریم، رَءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''جو اپنی آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دُنیا کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو اپنی دُنیا سے محبت کرتا ہے وہ آخرت کا نقصان اُٹھاتا ہے۔ پس تم باقی رہنے والی کو فنا ہونے والی پر ترجیح دو۔'' (1)

دُنیا کی کڑواہٹ، آخرت کی مٹھاس:

﴿14﴾......شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''دُنیا کی کڑواہٹ آخرت کی حلاوت ہے اور دُنیا کی حلاوت آخرت کی کڑواہٹ ہے۔'' (2)

دُنیا میں مالدار آخرت میں کنگال:

﴿15﴾......سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''کثیر مال و دولت والے قیامت کے دن تہی داماں (کنگال) ہوں گے سوائے اس کے جس نے زیادہ سے زیادہ مال راہِ خدا میں خرچ کیا ہوگا۔'' (3)

تہامہ پہاڑ کے بَرابَر نیکیاں:

﴿16﴾......حضور نبی کریم، رَءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

1......شعب الایمان للبیہقی، باب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث:١٠٣٣٧، ج٧، ص٨٨.

2......شعب الایمان للبیہقی، باب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث:١٠٣٣٦ ج٧، ص٨٨.

3......کنز العمال، کتاب الاخلاق، باب الزھد، الحدیث:٦٢٧٩، ج٣، ص٩٣.

فرمایا: ''قیامت کے دن کچھ لوگوں کو لایا جائے گا جن کے اَعمال ''تہامہ'' پہاڑ کے برابر ہوں گے لیکن انہیں غبار کے بکھرے ہوئے باریک ذرّے کر دیا جائے گا اور پھر ان لوگوں کو جہنم میں ڈالے جانے کا حکم دیا جائے گا حالانکہ وہ نمازی، روزہ دار بلکہ راتوں کو عبادت کرنے والے ہوں گے۔ لیکن جب ان پر دُنیا آشکار ہوتی تو وہ اس پر جھپٹ پڑتے تھے۔'' (1)

میری اور دُنیا کی مثال:

﴿17﴾......شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے دُنیا سے کیا تعلق؟ میری اور دُنیا کی مثال اس مسافر کی طرح ہے جو گرمی والے دن میں چلے، پھر ایک درخت کے نیچے کچھ دیر لیٹ جائے پھر (درخت کو چھوڑ کر آگے) چلا جائے (2)۔'' (3)

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، ج۳، ص ۲۵۲۔

حلیة الاولیاء، الرقم ۲۹ سالم مولی ابی حذیفة، الحدیث: ۵۷۵، ج۱، ص ۳۳۳.

2 ......مفسرِ شہیر حَکِیْمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''یعنی جیسے یہ سوار اتنی دیر آرام کے لئے اپنا بستر نہیں کھولتا، بلکہ زمین پر ہی لیٹ کر دھوپ ڈھل جانے پر چل دیتا ہے، ایسے ہی ہمارا حال ہے، کہ ہم کونین کے مالک ہیں، مگر اپنے لئے کچھ نہیں رکھتے۔ لہٰذا حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ حضور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پردہ فرمانے کے بعد دنیا کو اور اپنی امت کو چھوڑ دیا، ان سب سے بے تعلق ہو گئے، اگر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم کو چھوڑ دیں، تو ہم ہلاک ہو جائیں، سورج دُنیا کو چھوڑ دے، تو دنیا اندھیری ہو جاوے، روح بدن کو چھوڑ دے تو بدن مر جاوے، جڑ درخت کو چھوڑ دے تو درخت سوکھ جاوے، اگر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دنیا کو چھوڑ دیں، تو کوئی اللّٰہ، اللّٰہ کہنے والا نہ رہے۔'' (مرآة المناجیح، ج۷، ص ۲۵)

3 ......شعب الایمان للبیهقی، الحدیث: ۱۰۴۵۰، ج۲، ص ۱۶۷.

گویا پوری دُنیا مل گئی:

﴿18﴾......نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو تم میں سے اس حال میں صبح کرے کہ اس کے دل میں امن وامان ہو، جسم میں تندرستی ہو اور اس کے پاس اس دن کا کھانا بھی ہو تو گویا اس کے لئے دنیا پوری کی پوری جمع کر دی گئی۔“ (1)

﴿19﴾......اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے دُنیا ویران کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے اس لئے جو اسے آباد کرے گا وہ مجھ سے نہیں (یعنی میرے طریقے پر نہیں)۔“ (2)

اچھی نیت کا پھل:

﴿20﴾......حضور انور، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس کی نیت آخرت کا حصول ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل کو غنا سے بھر دیتا اور اس کے معاملات کو جمع فرما دیتا ہے اور دُنیا اس کے پاس ذلیل وخوار ہو کر آتی ہے اور جس کی نیت صرف دُنیا کا حصول ہی ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے تنگدستی میں مبتلا کر دیتا اور اس کے معاملات کو منتشر فرما دیتا ہے اور اسے دُنیا میں سے اتنا ہی ملتا ہے جتنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے مقدر میں لکھ دیا ہے۔“ (3)

---

1 ......جامع الترمذی، ابواب الزھد، باب(۳۹)، الحدیث: ۲۳۵۳، ج۴، ص۱۵۵.

2 ......الترغیب والترھیب، کتاب التوبۃ والزھد، الحدیث: ۶۰، ج۴، ص۸۶، دون قولہ فمن عمرھا......الخ.

3 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث زید بن ثابت، الحدیث: ۲۱۶۴۶، ج۸، ص۱۴۰، بتغیرٍ قلیلٍ.

دُنیا میں ایسے رہو:

﴿21﴾......حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ مُحتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دُنیا میں ایسے رہو جیسے تم مسافر یا راستہ عبور کرنے والے ہو اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو۔'' (1)

ہر دلعزیز بننے کا نسخہ:

﴿22﴾......حضور نبی کریم، رَءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دُنیا سے بے رغبتی اِختیار کرو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم سے محبت فرمائے گا۔ اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے پرواہو جاؤ تو لوگ بھی تم سے محبت کریں گے۔'' (2)

دُنیا کی آفات:

﴿23﴾......سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دُنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں، اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہیں، اسے وہی جمع کرتا ہے جس میں کچھ عقل نہیں، اس پر وہی غمگین ہوتا ہے جسے علم نہیں، اس پر وہی حسد کرتا ہے جسے کچھ سمجھ نہیں اور اس پر وہی خوش ہوتا ہے جسے یقین نہیں۔'' (3)

دنیا کی محبت کا وبال:

﴿24﴾......حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1......شعب الایمان للبیهقی، باب فی الزهد وقصر الامل، الحدیث:١٠٢٤٦، ج٧، ص٢٦٢.

2......شعب الایمان للبیهقی، باب فی الزهد وقصر الامل، الحدیث:١٠٥٢٣، ج٧، ص٣٤٤.

3......شعب الایمان للبیهقی، باب فی الزهد وقصر الامل، الحدیث:١٠٦٣٧، ج٧، ص٣٧٥.

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس کسی کے دل میں دُنیا کی محبت ڈیرا ڈالتی ہے وہ اس کی وجہ سے تین چیزوں میں مبتلا ہو جاتا ہے: (۱) نہ ختم ہونے والی مصروفیت (۲) ایسی غریبی کہ کبھی خوشحالی نہ ہو اور (۳)......ایسی آرزو جو کبھی پوری نہ ہو۔'' (1)

دُنیا و آخرت کے طلبگار:

﴿25﴾......سَیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دُنیا اور آخرت دونوں طالب بھی ہیں اور مطلوب بھی۔ پس جو آخرت کو طلب کرتا ہے دُنیا اسے تلاش کرتی ہے یہاں تک کہ وہ اس میں سے اپنا پورا پورا حصہ لے لیتا ہے اور جو دنیا کا طلبگار ہوتا ہے آخرت اسے ڈھونڈتی رہتی ہے یہاں تک کہ موت اسے گردن سے آدبوچتی ہے۔'' (2)

خوش بخت اور بد بخت:

﴿26﴾......حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سنو! سعادت مند وہ ہے جو باقی (یعنی آخرت) کو فانی (یعنی دنیا) پر ترجیح دے کیونکہ آخرت کی نعمتیں ہمیشہ رہیں گی اور دنیا کی تکالیف ختم نہ ہوں گی اور وہ آخرت کے لئے اپنا مال آگے بھیج دے (یعنی راہِ خدا میں خرچ کر دے) اور ایسا نہ کرے کہ اسے ورثا کے لئے چھوڑ جائے اور وہ اسے رضائے رب الانام کے لئے خرچ کر کے سعادت مند بن جائیں اور یہ اسے جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے کے سبب بد بخت ہو جائے۔'' (3)

---

1 ......الفردوس الاخبار بمأثور الخطاب، الحدیث: ۶۲۱۲، ج۴، ص۶۸.

2 ......الفتوحات المکیه، الباب الموفی ستین و خمسمائة......الخ، ج۸، ص۴۵۷.

3 ......الفتوحات المکیه، الباب الموفی ستین و خمسمائة......الخ، ج۸، ص۴۵۷.

دُنیا کے طالب کا اَنجام:

﴾27﴿......شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج ومَلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دُنیا کا طالب ہلاک ہو کر منہ کے بل گرے۔ جب اسے کانٹا لگے تو نہ نکال سکے۔'' (1)

دِل وجسم کی راحت:

﴾28﴿......سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دُنیا سے بے رغبتی دل اور جسم کو راحت پہنچاتی ہے، اس میں رغبت غموں کو بڑھاتی ہے اور بیکاری دل کو سخت کر دیتی ہے۔'' (2)

نور جب دِل میں داخل ہوتا ہے:

﴾29﴿......تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''نور جب دل میں داخل ہوتا ہے تو دل کشادہ ہو جاتا ہے۔'' عرض کی گئی: ''کیا اس کی کوئی نشانی ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''دھوکے کے گھر سے دور رہنا، ہمیشہ کے گھر کی طرف رجوع کرنا اور موت آنے سے پہلے اس کے لئے تیاری کر لینا۔'' (3)

حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو وحی:

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

---

1 ......سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب فى المكثرين، الحديث: ٤١٣٦، ج٤، ص ٤٤١.

2 ......الجامع الصغير للسيوطى، الحديث: ٤٥٩٦، ص ٢٨١.

3 ......المستدرك، كتاب الرقاق، باب اعلام النور فى الصدور، الحديث: ٧٩٣٣، ج٥، ص ٤٤٢.

وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ ''اے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام)! جب میں کسی سے محبت کرتا ہوں تو دُنیا کو اس سے الگ کر دیتا ہوں اور میں اپنے مُحِبِّین کے ساتھ ایسا ہی کرتا ہوں۔ اے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) ! اگر تم مال و دولت کو اپنی طرف آتے دیکھو تو کہو کہ کسی لغزش پر عتاب جلدی ہو گیا اور جب فقر کو اپنی جانب آتے دیکھو تو کہو کہ صالحین کے شعار کو مرحبا۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو وحی:

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ ''اے داوٗد (عَلَیْہِ السَّلَام) ! جس نے دُنیاوی خواہشات کو آخرت کی راحتوں پر ترجیح دی اس نے ایسی گرہ تھامی جس میں مضبوطی نہیں اور جس نے اخروی راحتوں کو خواہشاتِ دُنیا پر فوقیت دی اس نے بڑی مضبوط گرہ تھامی جسے کبھی کھلنا نہیں۔''

حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو وحی:

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ ''اے عیسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) ! بنی اسرائیل سے فرماؤ کہ میری طرف سے دو باتیں یاد کر لو۔ ان سے فرماؤ کہ اپنے دین کی سلامتی کے ساتھ تھوڑی دُنیا پر راضی رہو جس طرح دُنیادار اپنی دُنیا کی سلامتی کے لئے تھوڑے دین پر راضی رہتے ہیں۔'' (2)

مناجات کی لذت سے محرومی:

بعض آسمانی کتابوں میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''جب اہل

---

(1) حلیۃ الاولیاء، تکملۃ کعب الاحبار، الحدیث: ۷۶۲۱، ج۶، ص۵، بدون قولہ" واوحی ...... الی باحبابی". (2) احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، ج۳، ص۲۵۵.

علم میں سے کوئی دُنیا کی طرف مائل ہوتا ہے تو میں اس کے ساتھ سب سے ہلکا معاملہ یہ کرتا ہوں کہ اس کے دل سے مناجات کی لذت نکال دیتا ہوں۔'' (1)

اے دُنیا کڑوی ہو جا:

حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُنیا سے ارشاد فرمایا: ''اے دُنیا! میرے اَولیا کے لئے کڑوی ہو جا، انہیں فتنے میں مبتلا کرنے کے لئے میٹھی نہ بن۔'' (2)

سیّدُنا علی رَضِیَ اللہ عَنْہ کے اقوال

دوسوکنیں:

﴿1﴾......امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''دُنیا و آخرت کی مثال مشرق و مغرب جیسی ہے، تو ان میں سے کسی ایک سے جتنا قریب ہوگا دوسری سے اتنا ہی دور ہو جائے گا۔ یا ان کی مثال دو سوکنوں جیسی ہے، تو ان میں سے کسی ایک کو خوش کرے گا تو دوسری ناراض ہو جائے گی۔ یا ان کی مثال دو ایسے برتنوں جیسی ہے جن میں سے ایک بھرا ہوا اور دوسرا خالی، تو خالی برتن کو جتنا بھرے گا دوسرا اتنا ہی خالی ہو جائے گا۔'' (3)

دُنیا میں چھ چیزیں ہیں:

﴿2﴾......امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''میں نے دُنیا میں چھ چیزیں پائیں: (۱)......کھانا، سب سے بہترین

---

(1) ......احیاء علوم الدین، کتاب العلم، الباب السادس فی آفات العلم......الخ، ج۱، ص۸۸، مفهومًا.

(2) ......المستطرف فی کل فن مستظرف، الباب الثالث والثمانون فی ذکر الدنیا......الخ، ج۲، ص۵۰۳.

(3) ......میزان العمل للغزالی علیه رحمة الله الوالی، ص٤٦.

کھانا شہد ہے اور وہ مکھی کا لعاب ہے(۲)......مشروب، سب سے بہترین مشروب پانی ہے اور اس میں نیک و بد برابر ہیں(۳)......خوشبو، سب سے اچھی خوشبو کستوری ہے اور وہ ہرن کا خون ہے(۴)......لباس، سب سے عمدہ لباس ریشم ہے اور وہ کیڑوں کے لعاب سے بنتا ہے(۵)......سواری، سب سے اچھی سواری گھوڑا ہے اور اس پر سوار ہو کر لوگوں کو قتل کیا جاتا ہے اور(٦)......بیوی، (جس سے صحبت کی جاتی ہے) اور یہ پیشاب گاہ کا پیشاب گاہ میں جانا ہے اور تیرے لئے اتنی بات ہی کافی ہے کہ عورت اپنے بدن کے سب سے اچھے حصے کو سنوارتی ہے لیکن اس کے سب سے برے مقام کی طلب ہوتی ہے۔'' (1)

زاہدین کے لئے خوشخبری:

﴾3﴿......امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''دُنیا سے بے رغبتی اور آخرت میں رغبت رکھنے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے زمین کو فرش بنالیا، مٹی کو بچھونا، پانی کو خوشبو بنایا، مناجات و تلاوتِ قرآن کو اپنی پہچان اور شعار بنالیا اور انہوں حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے راستے پر چلتے ہوئے دُنیا سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔'' (2)

اس مفہوم کے چند اشعار:

اِنَّ لِلّٰـــہِ رِجَــالًا فُطُـنَــا طَـلَّـقُـوا الدُّنْیَا وَخَافُوْا الْفِتَنَا

نَـظَـرُوْا فِیْھَـا فَلَـمَّـا عَلِمُوْا اِنَّھَــا لَیْــسَــتْ لِحَـيٍّ وَطَـنَـا

جَـعَـلُـوْھَـا لُجَّةً وَاتَّخَذُوْا صَـالِـحَ الْاَعْمَالِ فِیْھَا سُفُنَا

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، باب بیان ذم الدنیا، ج۳، ص ۲٦۰، بتغیرٍ قلیلٍ.

2 ......حلیۃ الاولیاء، الرقم٤ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، الحدیث:۲٤۲، ج۱، ص ۱۲۰.

ترجمہ: (۱)......بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ ایسے بندے بھی ہیں جنہوں نے فتنے سے ڈر کر دُنیا کو چھوڑ دیا۔

(۲)......انہوں نے دُنیا میں غور وفکر کیا، پھر جب یہ جان لیا کہ یہ زندہ لوگوں کا دیس نہیں ہے۔

(۳)......تو انہوں نے دُنیا کو بھنور ٹھہرا کر اس میں اَعمالِ صالحہ کو سفینہ بنالیا۔ [1]

دُنیا خسیس ہے:

حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''دُنیا خسیس ہے اور ہر خسیس سے مشابہت رکھتی ہے اور اس سے زیادہ خسیس وہ شخص ہے جو اسے بلاضرورت حاصل کرتا ہے۔'' [2]

جیسا کہ مُتنبّی نے کہا:

وَشِبْهُ الشَّیْءِ مُنْجَذِبٌ اِلَیْهِ　　　وَاَشْبَهُنَا بِدُنْیَانَا الطَّغَام

وَلَوْ لَمْ یَعْلُ اِلَّا ذُوْ مَحَلٍ　　　تَعَالَی الْجَیْشُ وَانْحَطَّ الْقَتَام

ترجمہ: (۱)......جو چیز جس سے مشابہت رکھتی ہے وہ اسی کی طرف مائل ہوتی ہے اور دُنیا میں ہماری مشابہت گھٹیا لوگوں کے ساتھ ہے۔

(۲)......اور اگر ہر ذی مرتبہ چیز بلند ہوتی تو لشکر اُوپر اور غبار نیچے ہوتا۔ [3]

❁❁❁❁❁❁❁

---

1 ......مرقاة المفاتیح، کتاب الرقاق، باب الامل والحرص، تحت الحدیث: ۵۲۷۴، ج۹، ص۱۲۶.

2 ......حلیة الاولیاء، الرقم ۱۷۰، سعید بن مسیب، الحدیث: ۱۹۰۵، ج۲، ص۱۹۳.

3 ......شرح دیوان المتنبی، ص۸۳.

سیِّدُنا حسن بَصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے اَقوال

موت نے دُنیا کو رسوا کردیا:

﴿1﴾ ......حضرتِ سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''موت نے دُنیا کو رسوا کر دیا اور کسی عقلمند کے لئے اس میں کوئی خوشی نہیں چھوڑی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جو بوسیدہ کپڑے پہنے، گرے پڑے ٹکڑے کھا کر گزارا کرے، زمین سے چپکا رہے، اپنے گناہوں پر روتا رہے اور اچھے طریقے سے عبادات بجالاتا رہے۔'' (1)

دُنیاوی مشغولیت سے بچو:

﴿2﴾ ......حضرتِ سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''جب دل میں دُنیا کی محبت بس جاتی ہے تو اس سے آخرت کا خوف نکل جاتا ہے۔ دُنیاوی مشغولیت سے بچو! کیونکہ جو اپنے لئے دُنیا کا ایک دروازہ کھولتا ہے اس کے لئے اُخروی اعمال کے کئی دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔'' (2)

آدمی مسکین ہے:

﴿3﴾ ......حضرتِ سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''آدمی مسکین ہے، اپنے مال کو تو کم سمجھتا ہے لیکن اپنے عمل کو کم نہیں سمجھتا۔ دینی مصیبت پر

---

1 ......حلیۃ الاولیاء، الرقم ۱۶۹ حسن بصری، الحدیث: ۱۸۱۵، ۱۸۱۷، ج ۲، ص ۱۷۰، ۱۷۱.

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، ج ۳، ص ۲۵۸، مفہومًا۔

خوش ہوتا ہے اور دُنیاوی مصیبت پر چیخ وپکار کرتا ہے۔ دُنیا کی بنیاد تو عیبوں اور بیماریوں پر ہی رکھی گئی ہے۔ اگر تم عیبوں اور بیماریوں سے نجات پالو تو موت سے پھر بھی نہیں بچ سکتے۔" (1)

کسی نے کیا خوب کہا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کہنے والے کو جزائے خیر دے:

هَبِ الدُّنْيَاتُوَا تِيْكَا	اَلَيْسَ الْمَوْتُ يَأْتِيْكَا
اَلَا يَاطَالِبَ الدُّنْيَا	دَعِ الدُّنْيَالِشَانِيْكَا
فَمَاتَصْنَعُ بِالدُّنْيَا	وَظِلُّ الْمَيْلِ يَكْفِيْكَا
كَمَااَضْحَكَكَ الدَّهْرُ	كَذَاكَ الدَّهْرُيُبْكِيْكَا

ترجمہ: (۱)......تو دُنیا کو چھوڑ دے یہ تجھے برباد کر دے گی۔ کیا تجھے موت نہیں آئے گی؟

(۲)......اے دنیا کے طلبگار! سن! اپنے (اُخروی) معاملہ کے لئے دُنیا کو ترک کر دے۔

(۳)......تو دُنیا کا کیا کرے گا؟ یہ ڈھلتے ہوئے سائے تجھے عبرت کے لئے کافی ہیں۔

(۴)......زمانہ جس طرح تجھے ہنساتا ہے اسی طرح تجھے رلائے گا۔

دُنیا امام باقر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نظر میں:

حضرتِ سیِّدُنا اِمام محمد باقر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا فرمان ہے کہ "دُنیا کیا ہے اور عنقریب کیا ہو جائے گی؟ یہ ایک سواری ہی تو ہے جس پر تم سوار ہو یا کپڑا ہے جسے تم نے پہن لیا یا عورت ہے جسے تم نے حاصل کر لیا ہے۔" (2)

جنت میں پہلے داخل ہونے والے:

حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنت کے 8 دروازے

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، ج۳، ص۲۵۸، دون قوله علی الاسقام......الخ.

2 ......حلیة الاولیاء، الرقم ۲۳۵، محمد بن علی الباقر، الحدیث: ۳۷۳۶، ج۳، ص۲۱۳.

ہیں جب لوگ ان دروازوں پر پہنچیں گے تو خازنِ جنت ان سے کہیں گے: ''ہمیں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی عزّت کی قسم! دُنیا سے بے رغبتی رکھنے اور جنت سے محبت کرنے والوں سے پہلے کوئی اس میں داخل نہیں ہوگا۔'' (1)

زمین بولنے لگی:

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِین فرماتے ہیں: دو شخص زمین کے معاملے میں لڑ رہے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین کو حکم فرمایا کہ ''ان دونوں سے کلام کر۔'' چنانچہ، زمین کہنے لگی: ''اے مسکینو! تم سے پہلے تندرست لوگوں کے علاوہ ہزار معذور بھی میرے مالک بن چکے ہیں۔'' (2)

❁❁❁❁❁❁❁

سیِّدُنا ابوحازِم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اَقوال

دُنیا کی ناپائیداری:

﴿1﴾......حضرتِ سیِّدُنا ابوحازِم مدنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ''دُنیا کی جو چیز بھی تمہیں خوش کرتی ہے اس کے ساتھ تکلیف ضرور ہوتی ہے۔'' (3)

دُنیا غم کا گھر ہے:

﴿2﴾......دُنیا فنا ہونے کی جگہ ہے، اس کو قرار نہیں، دنیا غم کا گھر ہے، خوشی کا

(1)......احیاء علوم الدین، کتاب الفقر والزھد، بیان فضیلۃ الزھد، ج٤، ص٢٧٦.

(2)......حلیۃ الاولیاء، الرقم١٩٣ محمدبن سرین، الحدیث:٢٣٦٧، ج٢، ص٣١٣.

(3)......صفۃ الصفوۃ، الرقم١٨٥، ابوحازم سلمۃ بن دینار، ج١، الجزء الثانی، ص١١١.

نہیں، تنگی کا گھر ہے خوشحالی کا نہیں۔ [1]

﴿3﴾......حضرتِ سیِّدُنا ابو حازِم مدنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی اہلیہ نے ان سے عرض کی کہ "اچانک سردی ہوگئی ہے اور کھانا، لباس اور لکڑیوں کے سوا ہمارا کوئی چارہ نہیں ہے۔" آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "ان کے بغیر تو چارہ ہے لیکن موت، پھر مرنے کے بعد اُٹھائے جانے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں حاضر ہونے اور اس کے بعد جنت یا جہنم سے چھٹکارا نہیں ہے۔" [2]

فاجر دُنیا کی ہر چیز میں سبقت لے گئے:

﴿4﴾......آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: "تم دُنیا کی جس چیز کی طرف بھی ہاتھ بڑھاؤ گے تو کسی فاسق کو اس کی طرف سبقت کرتا پاؤ گے۔" [3]

دُنیا سے دوری بڑی نعمت ہے:

﴿5﴾......آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی یہ نعمت کہ اس نے دُنیا کو مجھ سے دور رکھا، اس نعمت سے افضل ہے کہ وہ مجھے دنیا عطا فرماتا (کیونکہ یہ نعمت جن لوگوں کو بھی ملی وہ اس کے سبب ہلاک ہوگئے)۔" [4]

خواب اور آرزوئیں:

﴿6﴾......آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "دُنیا کا جو حصہ گزر گیا وہ ایک

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب الفقر والزھد، بیان فضیلۃ الزھد، ج٤، ص٢٧٧، مفھومًا.

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب الفقر والزھد، بیان فضیلۃ الزھد، ج٤، ص٢٧٧، مفھومًا.

3 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ج٣، ص٢٥٩.

4 ......صفۃ الصفوۃ، الرقم١٨٥، ابو حازم سلمۃ بن دینار، ج١، الجزء الثانی، ص١٠٨.

خواب ہے اور جو باقی ہے وہ آرزوئیں ہیں۔'' (1)

اس مفہوم کو کسی شاعر نے یوں بیان کیا ہے:

كَعَبُوْرِطَيْفٍ اَوْكَظِلٍ زَائِلٍ اِنَّ اللَّبِيْبَ بِمِثْلِهَالَايُخْدَعِ

ترجمہ: یہ دُنیا گزرے ہوئے خواب وخیال یا ڈھلنے والے سائے کی مثل ہے۔ بے شک عقلمند شخص اس جیسی چیز سے دھوکا نہیں کھاتا۔

ابوطیب مُتنبّی نے کہا:

وَكَمْ مَنْ يَّعْشُقُ الدُّنْيَا قَدِيْمًا وَلٰكِنْ لَاسَبِيْلَ اِلَى الْوِصَال

نَصِيْبُكَ فِيْ حَيَاتِكَ مِنْ حَبِيْبٍ نَصِيْبُكَ فِيْ مَنَامِكَ مِنْ خَيَال

ترجمہ: (۱)......دُنیا کے کتنے ہی عاشق بوسیدہ ہوگئے لیکن پھر بھی ان کے لئے وصال کی کوئی راہ نہیں۔

(۲)......تیری زندگی میں محبوب چیز سے تیرا اتنا ہی حصہ ہے جتنا تو سوتے میں خواب دیکھ لے۔ (2)

سیِّدُنالقمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ارشادات

﴿1﴾......حضرتِ سیِّدُنالقمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''جس نے دُنیا کو آخرت کے عوض فروخت کر دیا اس نے دُنیا وآخرت دونوں میں فائدہ اُٹھایا اور جس نے دنیا کے بدلے آخرت کو بیچ دیا اس نے دُنیا وآخرت میں خسارہ اٹھایا۔'' (3)

---

(1)......حلية الاولياء،الرقم٢٤٠،سلمة بن دينار،الحديث:٣٩٣٨،ج٣،ص٢٧٥.

(2)......شرح ديوان المتنبي،ج١،ص١٩٥.

(3)......احياء علوم الدين،كتاب ذم الدنيا،باب بيان ذم الدنيا،ج٣،ص٢٥٦.

بیٹے کو نصیحت:

﴿2﴾......حضرت سیِّدُنا لقمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے میرے بیٹے! دُنیا ایک گہرا سمندر ہے اور اس میں بے شمار لوگ ڈوب چکے ہیں۔ اس میں تقویٰ تیری کشتی ہونا چاہیے۔ اس کو ایمان سے بھر دو اور توکل کو اس کا بادبان بناؤ تاکہ تمہیں نجات حاصل ہو اور مجھے نہیں معلوم کہ تم نجات پاؤ گے۔'' (1)

❁❁❁❁❁❁❁

سیِّدُنا مالِک بن دِیْنَار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے اَقْوَال

جسم اور دِل:

﴿1﴾......حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دِینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ''جب جسم بیمار ہوتا ہے تو کھانے، پینے، سونے اور آرام کرنے سے اسے کچھ فائدہ نہیں ہوتا اسی طرح دِل پر جب دُنیا کی محبت غالب آجاتی ہے تو اسے نصیحت کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔'' (2)

دُنیا میرے گھر میں داخل نہ فرما:

﴿2﴾......حضرتِ سیِّدُنا مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

(1)......احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، باب بیان ذم الدنیا، ج۳، ص۲۵۶.

(2)......حلیة الاولیاء، الرقم ۲۰۰، مالك بن دینار، الحدیث: ۲۷۷۳، ج۲، ص۴۱۲، بتغیرٍ قلیلٍ.

میں دُعا کرتا ہوں، تم آمین کہنا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دُعا کی: ''اَللّٰھُمَّ لَا تُدْخِلْ بَیْتَ مَالِکٍ مِّنَ الدُّنْیَا لَا قَلِیْلٌ وَّلَا کَثِیْر. یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مالک کے گھر میں دنیا داخل نہ فرما، نہ تھوڑی نہ زیادہ۔'' (1)

﴾3﴿......حضرتِ سیِّدُنا مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق جب گھر سے نکلتے تو دروازے کو رسی سے باندھ دیتے اور فرماتے: ''اگر کتے نہ ہوتے تو میں اسے کھلا چھوڑ دیتا۔''

﴾4﴿......آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ ''بندہ اس وقت تک صدیقین کا مرتبہ نہیں پا سکتا جب تک وہ اپنی زوجہ کو ایسے نہ چھوڑ دے گویا کہ وہ بیوہ ہو اور اس کی پناہ گاہ کتوں کے ٹھکانوں کی طرح نہ ہو۔'' (2)

دُنیا کا اُمیدوار:

﴾5﴿......ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق ایک شخص کے سامنے سے گزرے جو کھجور کے پودے لگا رہا تھا، آپ وہاں سے جلد گزر گئے، پھر کچھ عرصے کے بعد دوبارہ وہاں سے گزرا ہوا تو دیکھا کہ وہ پودے پھل دار ہو چکے ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کھجور لگانے والے کے بارے میں دریافت فرمایا کسی نے بتایا کہ وہ انتقال کر چکا ہے۔ اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ اشعار کہے:

مُـؤَمِّـلُ دُنْیَـا لِتَبْـقٰـی لَـهٗ　　فَـمَـاتَ الْـمُـؤَمِّـلُ قَبْلَ الْاَمَل

یُـرَبِّـیْ فَسِیْلًا وَیُـعْـنٰـی بِـهٖ　　فَعَـاشَ الْفَسِیْلُ وَمَاتَ الرَّجُل

ترجمہ: (۱)......آدمی نے دُنیا سے اُمید لگائی کہ وہ اس کے پاس رہے گی لیکن اُمیدوار اُمید پوری ہونے سے پہلے ہی موت کا شکار ہو گیا۔

---

1 ......حلیة الاولیاء، الرقم ۲۰۰، مالك بن دینار، الحدیث: ۲۸۰۶، ج۲، ص۴۱۹.

2 ......حلیة الاولیاء، الرقم ۲۰۰، مالك بن دینار، الحدیث: ۲۷۴۹، ج۲، ص۴۰۷.

(۲)......اس نے کھجور کی پرورش ونگہداشت کی پھر کھجور کا درخت تو باقی رہا لیکن وہ شخص دُنیا سے چلا گیا۔ (1)

ابوعتاہیہ نے کہا:

كَمْ عَامِرٍ دارًا لِيَسْكُنَ ظِلَّهَا　　　سَكَنَ الْقُبُوْرَ وَدَارُهُ لَمْ يَسْكُن

ترجمہ: بہت سے گھر تعمیر کرنے والوں نے اس اُمید پر گھر تعمیر کئے کہ ان کے سائے میں رہیں گے لیکن وہ گھروں میں بسیرا کرنے کے بجائے قبروں کے مکین بن گئے۔

کلمہ طیبہ، حفاظت کرتا ہے:

بعض روایات میں ہے کہ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' اس وقت تک اپنے پڑھنے والوں کی حفاظت کرتا ہے جب تک وہ دُنیا کو دِین پر ترجیح نہ دیں۔ پس جب وہ دُنیا کو دِین پر ترجیح دیتے ہوئے یہ کلمہ پڑھتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے: ''تم جھوٹے ہو، اس قول میں سچے نہیں۔'' (2)

دُنیا کو مجھ سے روک دے:

ایک بزرگ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه اس طرح دُعا مانگا کرتے تھے کہ ''اے وہ ذات! جس نے آسمان کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے مگر تیری اجازت سے دُنیا کو میرے پاس آنے سے روک دے۔'' (3)

دِین بچتا ہے نہ دُنیا:

ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَكْرَم منصور کے

1......حلية الاولياء، الرقم ۲۰۰، مالك بن دينار، الحديث: ۲۸۷۷، ج۲، ص ٤٣٤.

2......احياء علوم الدين، كتاب الفقر والزهد، بيان فضيلة الزهد، ج٤، ص ٢٧٦.

3......احياء علوم الدين، كتاب ذم الدنيا، بيان ذم الدنيا، ج٣، ص ٢٥٩.

پاس گئے۔ تو اس نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے دریافت کیا کہ ''اے ابراہیم بن ادہم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم) ! آپ (دُنیا کے بارے میں) کیا کہتے ہیں؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے جواب میں یہ شعر پڑھا:

نُرَقِّعُ دُنْیَانَا بِتَمْزِیْقِ دِیْنِنَا فَلَا دِیْنُنَا یَبْقٰی وَلَامَانُرَقِّعُ

ترجمہ: ہم اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے دُنیا بہتر بناتے ہیں تو ہمارا دِین بچتا ہے نہ دُنیا۔ (1)

❁❁❁❁❁❁❁

سیِّدُنا داوٗد طائِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کے اقوال

آخرت کے حصول کی کوشش کر:

﴿1﴾......ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے نصیحت کا طالب ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''دُنیا کی نعمتیں چھوڑ کر آخرت کے حصول کی کوشش کر اور لوگوں سے اس طرح بھاگ جس طرح شیر سے بھاگتا ہے۔'' (2)

ابھی ابھی قید سے آزاد ہوا ہوں:

﴿2﴾......ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دوڑتے ہوئے دیکھا تو پوچھا: ''اے ابوسلیمان! کیا معاملہ ہے؟'' آپ رَحْمَۃُ

1......احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ج٣، ص٢٥٦.

2......احیاء علوم الدین، کتاب آداب العزلہ، الباب الاول فی...... الخ، ج٢، ص٢٧٨.

اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ابھی ابھی قید سے آزاد ہوا ہوں۔'' جب وہ شخص بیدار ہوا تو کسی نے اسے بتایا کہ ''حضرتِ سیِّدُ نا داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انتقال فرما گئے ہیں۔'' (1)

❁❁❁❁❁❁❁

سیِّدُ نا فُضَیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے اَقْوَال

بھلائی و بُرائی کی چابی:

﴿1﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''سارے کا سارا شر گھر میں ہوتا ہے جس کی چابی دُنیا میں رغبت رکھنا ہے اور تمام کی تمام بھلائی بھی گھر میں ہوتی ہے جس کی چابی دُنیا سے بے رغبتی رکھنا ہے۔'' (2)

دُنیا ٹھیکری اور آخرت سونا ہے:

﴿2﴾...... حضرت سیِّدُ نا فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ''اگر دُنیا سونے کی ہوتی پھر بھی فنا ہو جاتی اور اگر آخرت ٹھیکری کی ہوتی تو بھی باقی رہتی۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم باقی رہنے والی ٹھیکری کو ختم ہو جانے والے سونے پر ترجیح دیں، تو اس کا کیا بنے گا جس نے باقی رہنے والے سونے (یعنی آخرت) کے مقابلے میں فنا ہونے والی ٹھیکری (یعنی دنیا) کو اختیار کر رکھا ہے؟'' (3)

---

1 ...... الرسالة القشيرية، ابو سليمان، داؤد بن نصير الطائى، ص ٣٥.

2 ...... قوت القلوب، الفصل الثانی والثلاثون، شرح مقامات اليقين، ج ١، ص ٤٢٩.

3 ...... احياء علوم الدين، كتاب ذم الدنيا، باب بيان ذم الدنيا، ج ٣، ص ٢٥٦.

میں پھر بھی دُنیا سے بچوں گا:

﴿3﴾......آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: اگر مجھے دُنیا دی جائے اور کہا جائے کہ ''اس میں سے حلال لے لو اس کا تم سے کوئی حساب نہیں ہوگا۔'' تو میں پھر بھی اس سے اس طرح نفرت کروں گا جس طرح تم میں سے کوئی مردار سے نفرت کرتا ہے، جب اس کے پاس سے گزرتا ہے تو اس سے اپنے کپڑے بچاتا ہے۔ (1)

امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں:

حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: ''اگر دنیا بازار میں رکھا ہوا سامان ہوتا تو بھی میں اسے ایک روٹی کے عوض بھی نہ خریدتا کیونکہ میں اس میں موجود آفات کو دیکھ چکا ہوں۔'' پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ اشعار پڑھے:

وَمَنْ یَجْهَلُ الدُّنْیَافَاِنِّیْ عَرَفْتُهَا   وَسِیْقَ اِلَیْنَا عَذْبُهَا وَعَذَابُهَا

فَلَمْ اَرَهَا اِلَّاغُرُوْرًاوَّبَاطِلًا   كَمَا لَاحَ فِیْ ظَهْرِ الْفَلَاةِ سَرَابُهَا

وَمَاهِیَ اِلَّا جِیْفَةٌ مُّسْتَحِیْلَةٌ   عَلَیْهَا كِلَابٌ هَمُّهُنَّ اِجْتِذَابُهَا

فَاِنْ تَجْتَنِبْهَا عِشْتَ سِلْمًا لِاَهْلِهَا   وَاِنْ تَجْتَذِبْهَا جَاذَبَتْكَ كِلَابُهَا

ترجمہ: (١)......کون ہے جو دُنیا کو نہیں جانتا میں تو اسے جان چکا ہوں۔ اس کی مٹھاس اور اس کی تکالیف ہماری طرف بڑھادی گئیں۔

(٢)......میں نے اِسے دھوکا اور باطل پایا جیسے وہ ریت جو دوپہر کے وقت جنگل بیابان میں دھوپ کی شدت کی وجہ سے پانی معلوم ہو۔

(٣)......یہ ایک سڑے ہوئے مردار کی طرح ہے جس پر کتوں کو چھوڑ دیا گیا ہو جن کا کام اسے نوچنا اور پھاڑ کھانا ہے۔

---

(1)......الرسالة القشيرية، ابوعلى الفضيل بن عياض، ص ٢٥.

(۴)......اگر تو اس سے بچے گا تو سلامتی والی زندگی گزارے گا اور اگر اسے لینے کی کوشش کرے گا تو اس کے کتے تجھے نوچ ڈالیں گے۔

جو دُنیا مانگتا ہے:

حضرتِ سیِّدُنا بشر بن حارِث حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: ''جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُنیا مانگتا ہے وہ اس کے سامنے زیادہ دیر ٹھہرنے کا سوال کرتا ہے۔'' (1)

حضرتِ سیِّدُنا بشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی یہ اشعار پڑھا کرتے تھے:

اَقْسَمُ بِاللّٰہِ لَرَضْخُ النَّوٰی وَشَرْبُ مَاءِ الْقُلُبِ الْمَالِحَہ

اَحْسَنُ لِلْمُؤْمِنِ مِنْ حِرْصِہٖ وَمِنْ سُوَالِ الْاَوْجِہِ الْکَالِحَہ

فَاسْتَغْنِ بِاللّٰہِ تَکُنْ ذَاغِنٰی مُغْتَبِطًا بِالصَّفْقَۃِ الرَّابِحَۃ

اَلْیَاْسُ عِزٌّ وَالتُّقٰی سُؤْدَدٌ وَرَغْبَۃُ النَّفْسِ لَھَا فَاضِحَہ

مَنْ کَانَتِ الدُّنْیَا بِہٖ بَرَّۃً فَاِنَّھَا یَوْمًا لَّہٗ ذَابِحَہ

ترجمہ: (۱)......اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مومن کے لئے کھجور کی گٹھلی صدقہ کرنا اور کھارا گدلا پانی پینا۔

(۲)......اس کی حرص اور بے جاہ سوال کرنے سے بہتر ہے۔

(۳)......اللہ عَزَّوَجَلَّ سے غنا طلب کر کے نفع بخش تجارت کی وجہ سے آسودہ اور خوشحال ہو جاؤ۔

(۴)......اور دُنیا سے نا امیدی باعث عزت اور تقویٰ و پرہیز گاری باعث سرداری ہے جبکہ نفس کا اس میں رغبت رکھنا رُسوائی کا سبب ہے۔

(۵)......دُنیا جس پر مہربان ہوتی ہے اسے ایک دن نقصان بھی ضرور پہنچاتی ہے۔ (2)

1 ......حلیۃ الاولیاء، الرقم ٤٣٧، بشر بن حارث حافی، الحدیث: ١٢٥٦٧، ج٨، ص٣٧٩.

2 ......حلیۃ الاولیاء، الرقم ٤٣٧، بشر بن حارث حافی، الحدیث: ١٢٦١٠، ج٨، ص٣٨٧.

بعض اَسلاف رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی یہ اَشعار پڑھا کرتے تھے:

مُكَرِّمُ الدُّنْيَا مُهَانٌ مُسْتَذَلٌّ فِي الْقِيَامَة

وَالَّذِيْ هَانَتْ عَلَيْهِ فَلَهُ ثَمَّ كَرَامَة

ترجمہ: (۱)......دُنیا کو معزز و محترم سمجھنے والا بروزِ قیامت حقیر و ذلیل ہوگا۔

(۲)......اور جو اسے ذلیل وحقیر سمجھے گا اسے وہاں عزت وبزرگی حاصل ہوگی۔

دُنیا کو تین طلاقیں:

حضرتِ سیِّدُنا ضرار بن ضمرہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه دُنیا اور اس کی زِینت سے گھبراتے تھے، رات اور اس کے اندھیرے سے سکون پاتے تھے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بعض دفعہ اِنہیں دیکھا کہ جب رات کی تاریکی شدت اختیار کر جاتی، ستارے چمکنے لگتے تو آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سانپ کے ڈسے ہوئے کی طرح بیقرار ہو جاتے اور غمزدہ کی طرح رونے لگتے اور اپنی داڑھی مبارک پکڑ کر ارشاد فرماتے: ''اے دُنیا! تو مجھے دھوکا دینا چاہتی ہے، میری طرف بن سنور کر آئی ہے، جا! کسی اور کو دھوکا دے میں تو تجھے تین طلاقیں دے چکا ہوں۔ کیونکہ تیری عمر قلیل، تیری مجلس حقیر اور تو بڑی خطرناک ہے، ہائے! ہائے! زادِراہ قلیل، سفر طویل اور راستہ پُرخطر ہے۔'' (1)

حلال کا حساب اور حرام پر عذاب ہے:

ایک بزرگ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: ''آدمی مسکین ہے ایسے گھر

(1)......حلية الاولياء، علي بن ابي طالب رضى الله عنه، الحديث: ٢٦١، ج١، ص١٢٦.

(یعنی دُنیا) پر راضی ہو گیا جس کے حلال کا حساب اور حرام پر عذاب ہے کہ اگر اس کی کوئی حلال نعمت لے گا تو اس کا حساب لیا جائے گا اور اگر حرام لے گا تو اس پر عذاب دیا جائے گا۔" (1)

دوست نما دُشمن:

خلیفہ مامون الرشید نے کہا: کسی شاعر نے دنیا کی حقیقت کو حسن بن ہانی سے زیادہ اچھے طریقے سے بیان نہیں کیا۔ حسن بن ہانی نے کہا:

اِذَاامْتَحَنَ الدُّنْیَا لَبِیْبٌ تَکَشَّفَتْ   لَـهُ عَنْ عَـدُوٍّ فِـیْ ثِیَـابِ صَدِیْق

وَمَاالنَّاسُ اِلَّاھَالِکٌ وَابْنُ ھَالِکٍ   وَذُوْنَسَبٍ فِی الْھَـالِکِیْـنَ عَرِیْق

ترجمہ: (۱)......جب کوئی عقلمند دُنیا کو غور سے ملاحظہ کرتا ہے تو اُسے دوست کے لباس میں دُشمن نظر آتا ہے۔

(۲)......لوگ تباہ ہو جائیں گے، انکی حقیر اولاد اور قریبی رشتہ دار بھی برباد ہو جائیں گے۔

❁❁❁❁❁❁❁

سیِّدُنا یحییٰ بن معاذ رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اقوال

دُنیا کو عبرت کی نگاہ سے دیکھو:

﴿1﴾......حضرتِ سیِّدُ نا یحییٰ بن معاذ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''دُنیا کو عبرت کی نگاہ سے دیکھو اور اس سے بے رغبتی اختیار کرلو اور بوقتِ ضرورت ہی اس میں سے کچھ لو۔''

(1)......احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ج۳، ص۲۵۸.

﴿2﴾......آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے دُنیا کو اس لئے چھوڑ دیا کہ اس کی کلفت بہت اور فائدہ کم ہے، جلدی ختم ہو جاتی ہے اور اس کے طلبگاروں میں حسد بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔''

شیطان کی دُکان:

﴿3﴾......آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''دُنیا شیطان کی دُکان ہے جو اس سے کچھ لے لیتا ہے یہ اُس کا پیچھا کرتا ہے یہاں تک کہ اسے پکڑ لیتا ہے۔'' (1)

ساری کی ساری دُنیا بھی اس قابل نہیں کہ اس پر ایک لمحہ کے لئے بھی کچھ رنج وغم کیا جائے پھر اس میں سے اپنا قلیل حصہ پانے کے لئے تمہارا عمر بھر فکرمند رہنا کیسا ہے؟

بعض صالحین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین فرماتے ہیں:

وَمَنْ یَحْمَدُالدُّنْیَاالعَیْشِ یَسُرُّہُ فَسَوْفَ لِعُمْرِیْ عَنْ قَرِیْبٍ یَلُوْمُھَا

اِذَااَدْبَرَتْ کَانَتْ عَلَی الْمَرءِ حَسْرَۃً وَاِنْ اَقْبَلَتْ کَانَتْ کَثِیْرًااھُمُوْمُھَا

ترجمہ: (۱)......مجھے میری عمر کی قسم! جو دُنیا کی تعریف اس عیش کی وجہ سے کرتا ہے جو اسے خوش کرتا ہے تو عنقریب وہ اسے ملامت بھی کرے گا۔

(۲)......جب دُنیا کسی سے پیٹھ پھیرتی ہے تو اس پر حسرت طاری ہو جاتی ہے اور سامنے آتی ہے تو اس کے غموں میں اِضافہ ہو جاتا ہے۔ (2)

دُنیا کی قیمت:

ایک دفعہ خلیفہ ہارون الرشید عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد نے پانی مانگا تو پانی پیش

1......احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ج۳، ص۲۵۶.

2......احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ج۳، ص۲۵۵.

کیا گیا، اس وقت دربار میں حضرتِ سیِّدُنا ابن سمّاک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق بھی موجود تھے، انہوں نے فرمایا: ''(اے خلیفہ) اگر آپ کو پانی نہ ملے تو کیا آپ اسے اپنی ساری بادشاہت کے عوض خریدنے پر تیار ہو جائیں گے؟'' خلیفہ نے کہا: ''جی ہاں!'' حضرتِ سیِّدُنا ابن سَمّاک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق نے فرمایا: ''تف ہے ایسی دُنیا پر جس کی قیمت ایک گلاس پانی ہو۔'' (1)

دو دروازوں والا مکان:

منقول ہے، ایک لمبی عمر پانے والے شخص سے کہا گیا کہ ''ہمارے سامنے دُنیا کے اَوصاف بیان کرو!'' اس نے کہا: ''دُنیا ایک ایسا مکان ہے جس کے دو دروازے ہیں، میں ایک دروازے سے اندر داخل ہوا اور دوسرے سے باہر نکل آیا۔ میں نے تنگدستی کے سال بھی دیکھے اور فراخی کے بھی۔ پیدا ہونے والے پیدا ہوئے اور مرنے والے مرے۔ اور اگر پیدا ہونے والے پیدا ہی نہ ہوتے تو مخلوق نہ ہوتی اور اگر مرنے والے نہ مرتے تو دُنیا میں کوئی گنجائش نہ رہتی۔'' (2)

ویران اور آباد دل:

ایک دانا کا قول ہے کہ ''دُنیا ویران اور خراب گھر ہے اور اس سے زیادہ خراب وہ دِل ہے جو اس کی تعمیر کرتا ہے اور آخرت آباد گھر ہے اور اس سے بھی زیادہ آباد وہ دِل ہے جو اسے طلب کرتا ہے۔'' (3)

1 ......تاریخ الخلفاء، الرشید هارون بن مهدی بن منصور، ص۲۹۳.
2 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ج۳، ص۲۵۸، مفهومًا.
3 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ج۳، ص۲۵۹.

دُنیا وآخرت کس کے لئے ہے:

ایک دانا شخص سے پوچھا گیا کہ ''دُنیا کس کے لئے ہے؟'' اُنہوں نے فرمایا: ''جو اسے چھوڑ دے۔'' پوچھا گیا: ''آخرت کس کے لئے ہے؟'' اُنہوں نے فرمایا: ''جو اسے طلب کرے۔'' (1)

دُنیا داروں کا حال:

کسی زاہد سے پوچھا گیا کہ ''آپ نے دُنیا کو کیسا پایا؟'' فرمایا: ''جسم بوسیدہ ہو جاتے اور امیدیں تازہ ہو جاتی ہیں، موت قریب آجاتی ہے لیکن خواہشات دور چلی جاتی ہیں۔'' پوچھا گیا: ''دُنیا داروں کا کیا حال ہے؟'' فرمایا: ''جو اسے پالیتا ہے وہ تھک جاتا ہے اور جو نہیں پاتا وہ پریشان ہو جاتا ہے۔'' (2)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قائل کا بھلا کرے اس نے کیا خوب کہا:

اَرَی الدُّنْیَا لِمَنْ هِیَ فِیْ یَدَیْهِ عَذَابًا کُلَّمَا کَثُرَتْ عَلَیْه

تُهِیْنُ الْمُکْرِمِیْنَ لَهَا بِصُغْرٍ وَتُکْرِمُ کُلَّ مَنْ هَانَتْ عَلَیْه

اِذَا اسْتَغْنَیْتَ عَنْ شَیْءٍ فَدَعْهُ وَخُذْ مَا اَنْتَ مُحْتَاجٌ اِلَیْه

ترجمہ: (۱)......میں نے دُنیا کو دیکھا کہ جب بھی کسی کے ہاتھوں میں زیادہ آئی تو اس کے لئے عذاب بن گئی۔

(۲)......جو شخص کسی معمولی چیز کے لئے دنیا کی عزت کرتا ہے یہ اسے ذلیل ورُسوا کر دیتی ہے اور جو اسے ذلیل کرتا ہے یہ اس کی عزّت کرتی ہے۔

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ج۳، ص۲۵۹.

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ج۳، ص۲۵۵.

(۳)......جس چیز کی تجھے ضرورت نہ ہواسے چھوڑ دے اور جس کی ضرورت پڑے اسے لے لے۔ (1)

دُنیا دُشمن ہے:

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِی "اِحْیَاءُ الْعُلُوْم" میں فرماتے ہیں: بے شک دُنیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی، اس کے دوستوں کی اور اس کے دُشمنوں کی بھی دُشمن ہے۔

دُنیا کی دشمنی کا مطلب:

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دنیا کی دشمنی ان معنوں میں ہے کہ یہ اس کے بندوں کو اس کے راستے پر چلنے نہیں دیتی۔ اسی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جب سے اسے تخلیق فرمایا ہے اب تک اس کی طرف نظر نہیں فرمائی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوستوں کی دُشمن اس طرح ہے کہ ان کے سامنے سج دھج کے آتی اور اپنا بناؤ سنگار ان پر ظاہر کرتی ہے جس کی وجہ سے انہیں اس کو چھوڑنے کے لئے صبر کا کڑوا گھونٹ پینا پڑتا ہے۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دُشمنوں کی دُشمن ان معنوں میں ہے کہ انہیں اپنے مکر وفریب اور چال بازیوں سے اپنے جال میں جکڑ لیتی ہے یہاں تک کہ وہ اس پر بھروسہ اور اِعتماد کر بیٹھتے ہیں۔ پھر انہیں پہلے سے زیادہ اپنا محتاج بنا ڈالتی ہے تو وہ دُنیا پر حسرت کرتے ہیں، ان کے جگر پاش پاش ہو جاتے ہیں پھر ہمیشہ کے لئے سعادت مندی سے محروم ہو جاتے ہیں وہ دُنیا کی فریب کاریوں اور خرابیوں سے بچنے کیلئے مدد طلب کرتے ہیں لیکن انکی مدد نہیں کی جاتی بلکہ ان سے کہا جاتا ہے:

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب الامر بالمعروف......الخ، الباب الثانی فی ارکان الامر ......الخ، ج ۲، ص ۳۹۰.

﴿1﴾ قَالَ اخۡسَـُٔوۡا فِیۡہَا وَ لَا تُکَلِّمُوۡنِ ﴿۱۰۸﴾ (پ۱۸، المؤمنون:۱۰۸)

ترجمۂ کنزالایمان: رب فرمائے گا دُھتکارے (خائب وخاسر) پڑے رہو اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو۔

﴿2﴾ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ اشۡتَرَوُا الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا بِالۡاٰخِرَۃِ ۫ فَلَا یُخَفَّفُ عَنۡہُمُ الۡعَذَابُ وَ لَا ہُمۡ یُنۡصَرُوۡنَ ﴿۸۶﴾ (پ۱، البقرۃ:۸۶)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی مول لی تو نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ ان کی مدد کی جائے۔ (1)

حاصلِ کلام:

دُنیا کی مذمت میں آیات، اَحادیث اور اَقوال بے شمار ہیں تاہم جن کی طرف ہم نے اشارہ کردیا ہے وہ اس میں کافی ثابت ہوں گے۔ ان میں عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے عبرت اور نصیحت ماننے والوں کے لئے نصیحت ہے۔

وَ مَا یَتَذَکَّرُ اِلَّا مَنۡ یُّنِیۡبُ ﴿۱۳﴾ (پ۲۴، المؤمن:۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نصیحت نہیں مانتا مگر جو رجوع لائے۔

✽✽✽✽✽✽✽

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، ج۳، ص۲۴۸.

فَرامینِ سیِّدُ نا عیسٰی

ہم اس خاتمہ کے آخر میں دُنیا کی مذمت اور اس کی حقیقت کے بارے میں زاہدوں کے سردار اور ان پر اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حجت حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فرامین بیان کر کے اسے مکمل کرتے ہیں۔ چنانچہ،

دُنیا ایک پل ہے:

﴿1﴾......حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اِرشاد فرمایا: ''دُنیا ایک پُل ہے، اسے عبور کرو اس کی آباد کاری میں نہ لگو(1)۔'' (2)

سب سے بڑی نیکی:

﴿2﴾......آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرماتے ہیں: ''اے دُنیا کے طلبگار! تو دُنیا اس لئے حاصل کرتا ہے کہ اس کے ذریعے نیکی کرے گا تو (سن!) تیرا اسے چھوڑ دینا ہی سب سے بڑی نیکی ہے۔'' (3)

1......حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی اس کے تحت فرماتے ہیں: ''یہ ایک واضح مثال ہے کیونکہ دنیا آخرت تک پہنچانے والا ایک راستہ ہے۔ پنگھوڑا وہ پہلا نشان ہے جو پل کے شروع میں ہوتا ہے اور قبر اس کا آخری نشان ہے اور ان دونوں کے درمیان محدود مسافت ہے۔ بعض لوگ نصف پل طے کرتے ہیں کچھ لوگ اس کا تہائی حصہ طے کرتے ہیں اور بعض لوگ اس کا دو تہائی طے کرتے ہیں اور کچھ لوگوں کے لئے ایک قدم کی مسافت باقی رہ گئی لیکن وہ اس بات سے غافل نہیں اور کیا حالت ہو گی حالانکہ عبور کرنا ضروری ہے اور جب تم نے پل کو عبور کرنا ہے تو پھر اس پر مکان بنانا اور اسے زینت دینا انتہائی درجہ کی جہالت اور رُسوائی ہے۔''

(احیاء علوم الدین، ج۳، ص۲۶۶)

2......احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، بیان صفة الدنیا بالامثلة، ج۳، ص۲۶۶.

3......احیاء علوم الدین، بیان ذم الدنیا، ج۳، ص۲۵۵.

آگ اور پانی:

﴿3﴾......آپ عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے ہیں: ''جیسے آگ اور پانی ایک برتن میں جمع نہیں ہوسکتے ایسے ہی کسی مومن کے دِل میں دُنیا وآخرت کی محبت جمع نہیں ہوسکتی ۔'' (1)

ایک سچا وعدہ:

﴿4﴾......آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: ''دُنیا موجودہ سامان ہے جس سے نیک وبد سب کھاتے ہیں اور آخرت سچا وعدہ ہے جس میں قدرت والا بادشاہ فیصلہ فرمائے گا (سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کر دکھائے گا)۔''

دُنیا کو آقا نہ بناؤ:

﴿5﴾......حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: ''دُنیا کو آقا نہ بناؤ ورنہ یہ تمہیں اپنا غلام بنالے گی۔ اپنا خزانہ اس کے پاس جمع کرواؤ جو اسے ضائع نہ کرے کیونکہ جس کے پاس دُنیا کا خزانہ ہو اسے آفت کا خوف ہوتا ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے خزانے والے کو آفت کا ڈر نہیں ہوتا۔'' (2)

مجھ سے بڑھ کر کوئی مال دار نہیں:

﴿6﴾......حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ''میرا سالن بھوک، میرا اشعار خوف، میرا لباس اُون، سردیوں میں میری انگیٹھی سورج کی دھوپ، میرا چراغ چاند ہے، میری سواری میرے پاؤں ہیں، میرا کھانا اور پھل وہ ہے جسے زمین اُگاتی ہے۔ میں رات سوتا ہوں تو پاس

---

(1)......احیاء علوم الدین، بیان ذم الدنیا، ج۳، ص۲۵۲.

(2)......احیاء علوم الدین، بیان ذم الدنیا، ج۳، ص۲۵۰.

کچھ نہیں ہوتا، صبح اٹھتا ہوں تو بھی پاس کچھ نہیں ہوتا اور روئے زمین پر مجھ سے بڑھ کر کوئی مال دار بھی نہیں۔'' (1)

تعجب ہے اس شخص پر:

﴿7﴾......حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: ''تعجب ہے اس شخص پر جو موت سے غافل ہے جبکہ موت اس سے غافل نہیں۔ تعجب ہے دنیا کے اس امیدوار پر موت جس کی تلاش میں ہے اور تعجب ہے اس مکان بنانے والے پر جس کا مسکن قبر ہے۔'' (2)

خشیتِ الٰہی اور جنت کی محبت:

﴿8﴾......آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرماتے ہیں: ''بے شک خشیتِ الٰہی اور جنت کی محبت بندے کو دُنیا کی رنگینیوں سے دور کر کے اس میں مشقت پر صبر کرنے کا حوصلہ پیدا کرتے ہیں اور بے شک جَو، کھانا اور کُوڑے کے ڈھیر پر کتوں کے ساتھ سو جانا بھی جنت کی طلب میں کم ہے۔'' (3)

دُنیا کو منہ کے بل گرادیا:

﴿9﴾......حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے حواریوں (یعنی صحابہ) سے فرمایا کرتے تھے: ''اے حواریو! میں نے تمہارے لئے دُنیا

---

(1)......احیاء علوم الدین،باب بیان المواعظ......الخ،ج۳،ص۲۶۲.

(2)......فتوح الشام،ذکر فتوح قلعۃ رأس العین،الجزء الثانی،ص۱۳۹،دون قولہ ولبانی الخ.

(3)......حلیۃ الاولیاء،الرقم ۲۰۰ مالک بن دینار،الحدیث:۲۸۰۳۔۲۸۰۴،ج۲، ص۴۱۸۔۴۱۹.

کو منہ کے بل گرادیا ہے، لہٰذا میرے بعد اسے نہ اُٹھانا۔“ (1)

پانی پر چلنے کی وجہ:

﴿10﴾......حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے حواریوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے عرض کی کہ ”آپ عَلَیْہِ السَّلَام کس طرح پانی پر چل لیتے ہیں حالانکہ ہم تو نہیں چل پاتے؟“ ارشاد فرمایا: ”تمہارے نزدیک دِرہم و دِینار کا کیا مقام ہے؟“ حواریوں نے عرض کی: ”اچھا اور بہت بلند۔“ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: ”لیکن میرے نزدیک تو یہ پتھر اور مٹی کے ڈھیلے کی طرح ہیں۔“ (2)

ابلیس کو پتھر مارا:

﴿11﴾......حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک پتھر سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے کہ ابلیس آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے پاس آیا اور کہا: ”اے عیسیٰ! تم بھی دُنیا کی طرف مائل ہو گئے۔“ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے پتھر اُٹھا کر اسے مارا اور فرمایا: ”میرے پاس دُنیا میں سے صرف یہی ہے۔“ (3)

ہزار حوروں سے نکاح:

﴿12﴾......ایک دن شدید بارش، گرج اور بجلی کے موسم میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام نے ایک خیمہ میں داخل ہونے کا ارادہ فرمایا لیکن اس میں ایک عورت تھی جس

1......احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ج۳، ص۲۵۰.

2......احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل...الخ، بیان ذم المال...الخ، ج۳، ص۲۸۷.

3......احیاء علوم الدین، کتاب الفقر والزهد، بیان درجات الزهد...الخ، ج٤، ص۲۸۲، مفهومًا.

کی وجہ سے داخل نہ ہوئے۔ پھر ایک غار کی طرف آئے تو اس میں کچھ دِرندے پناہ لئے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ''اے مالک ومولیٰ عَزَّوَجَلَّ! تو نے سب کے لئے ٹھکانا بنایا لیکن میرے لئے کوئی ٹھکانا نہیں بنایا۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ ''تیرا ٹھکانا میری رحمت کے سائے میں ہے۔ میں ایک ہزار بڑی آنکھوں والی حوروں سے تیرا نکاح فرماؤں گا اور اہلِ جنت کو ایک ہزار سال تک تیرے ولیمے کی دعوت کھلاؤں گا۔'' (1)

ساری دُنیا بھی کفایت نہ کرے:

﴿13﴾......حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: ''اے آدمی! اگر تو بقدرِ ضرورت طلب کرے تو تھوڑی دنیا تجھے کفایت کرے گی اور اگر ضرورت سے زائد جمع کرنا چاہے تو پھر ساری دُنیا بھی تجھے کفایت نہیں کرے گی۔ اس لئے تم طلب دُنیا کی وجہ سے خود کو ہلاک نہ کرو اور جو کچھ دُنیا میں ہے اسے چھوڑ کر اس پر غالب آجاؤ۔ تم دُنیا میں برہنہ آئے تھے اور برہنہ ہی جاؤ گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ایک، ایک دن کا رزق مانگا کرو اور یاد رکھو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُنیا کو قلیل پیدا فرمایا ہے اور اب جو اس کا حصہ رہ گیا ہے وہ بہت ہی کم ہے۔ اس کا صاف پانی پیا جاچکا ہے اور گدلا باقی ہے۔''

تنگی اور دھوکے کا گھر:

﴿14﴾......حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: ''جان لو! یہ دُنیا تنگی اور دھوکے کا گھر ہے۔ اس میں اس شخص کی طرح رہو جو اپنے زخم

(1)......احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ج۳، ص۲۵۳.

کا علاج کرتا اور دوا کی سختی برداشت کرتا ہے کیونکہ اسے مرض سے شفا وعافیت کی امید ہے۔ دُنیا کا سامنے ہونا اور آخرت کا غائب ہونا تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے۔''

عمل ہی کام آئے گا:

﴿15﴾......حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: ''تعجب ہے تم دُنیا کے لئے کوشش کرتے ہو حالانکہ دُنیا میں بغیر کوشش کے بھی رزق مل جاتا ہے اور آخرت کے لئے عمل نہیں کرتے جہاں بغیر عمل کے تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔'' (1)

دنیا کے شوہر:

﴿16﴾......ایک مرتبہ دنیا عورت کی شکل میں حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے ظاہر ہوئی جو ہر طرح کی زیب وزینت سے آراستہ تھی۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے پوچھا: ''کیا تیرا کوئی شوہر ہے؟'' اس نے کہا: ''میرے بہت شوہر ہیں۔'' پھر پوچھا: ''کیا ان سب نے تجھے طلاق دے دی ہے یا وہ مر گئے ہیں یا تُو نے انہیں ہلاک کر ڈالا ہے؟'' کہا: ''میں نے سب کو ہلاک کر ڈالا۔'' ارشاد فرمایا: ''کیا تجھے ان میں سے کسی کا غم نہیں ہے؟'' بولی: ''وہ میری وجہ سے غم کرتے تھے، مجھے ان کا کوئی غم نہیں ہے۔ وہ مجھ پر روتے تھے میں ان پر نہیں روتی۔'' حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: ''تیرے باقی شوہروں پر تعجب ہے کہ وہ تیرے گزرے ہوئے شوہروں سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔''

---

(1)......شعب الایمان للبیھقی، باب فی نشر العلم، الحدیث: ۱۹۱۷، ج۲، ص۲۱٤.

دنیا سے کنارہ کشی افضل عبادت ہے:

﴾17﴿ ...... حضرتِ سیِّدُ ناعیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کر رہے تھے جبکہ ایک شخص سو رہا تھا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے فرمایا: ''اے شخص! اُٹھ اور اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کر۔'' اس نے عرض کی: ''میں ان سے افضل عبادت، دنیا سے کنارہ کشی کر چکا ہوں۔'' ارشاد فرمایا: ''بہت خوب! سو جا! تو ان عبادت کرنے والوں پر فوقیت لے گیا ہے۔'' (1)

اَولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا مختصر تعارف:

﴾18﴿ ...... کسی شخص نے حضرتِ سیِّدُ ناعیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَولیا کے بارے میں پوچھا جن پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم؟ تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دُنیا کے باطن کی طرف نگاہ کی جب دوسرے لوگوں نے اس کا ظاہر دیکھا اور دُنیا کے انجام کو مدِنظر رکھا جب دوسرے لوگ اس کی رنگینیوں میں کھو گئے۔ انہیں جس چیز سے ہلاکت کا خوف ہوا اسے مات دی اور جس چیز کے بارے میں محسوس ہوا کہ وہ اِنہیں چھوڑ دے گی انہوں نے خود ہی اُسے چھوڑ دیا۔ دُنیا کی جو چیز بھی ان کے سامنے آئی اُسے ٹھکرا دیا۔ دُنیا کی رفعت سے دھوکا نہیں کھایا بلکہ اسے اپنی نظروں سے گرا دیا۔ دُنیا ان کے لئے پرانی ہوگئی تو اُنہوں نے اسے نیا نہیں کیا۔ ویران ہوگئی تو آباد نہیں کیا۔ ان کے سینوں میں مرگئی تو زندہ نہیں کیا بلکہ دنیا کی عمارت ڈھا کر اس کے عوض اپنی آخرت بناتے ہیں۔ اسے فروخت کر کے اس کے بدلے

1 ...... الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، پ ۱۲، سورۂ ھود، تحت الایۃ:۷، ج ۵، ص ۸.

وہ خریدتے ہیں جوان کے لئے باقی رہے اور انہوں نے دُنیاداروں کو گرا پڑا دیکھا کہ ان پر کئی زمانے گزر گئے، پس جس شے کی وہ امید رکھتے ہیں اس کے علاوہ کی آرزو نہیں کرتے اور جن چیزوں سے وہ پرہیز کرتے ہیں ان کے سوا کوئی اور خوف نہیں رکھتے۔'' (1)

❁❁❁❁❁❁❁

اختتامی کلمات

انہی کلمات پر ''رِسَالَۃُ الْمُذَاکَرَۃِمَعَ الْاِخْوَانِ وَالْمُحِبِّیْن مِنْ اَھْلِ الْخَیْرِ وَالدِّیْن'' مکمل ہوا اور میں نے اس کا یہ نام اس لئے رکھا ہے کہ یہ مسلمان بھائیوں اور اہلِ محبت کے ساتھ مذاکرہ (یعنی بات چیت) کے طریقے پر ترتیب دیا گیا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اور تمام مسلمانوں کو ہدایت پر ثابت قدمی عطا فرمائے اور ہمیں ہمارے نفس کے شر سے بچائے۔ (آمین)

میں نے اس رسالہ میں نے جو اَحادیث اور اَقوال بیان کئے ہیں وہ مُعْتَبر اور مُعْتَمَد کُتُب سے لئے ہیں اور اِخْتِصار کے پیشِ نظر خاتمے کی اِبتدا میں اَحادیث کے درمیان فرق بیان نہیں کیا بلکہ انہیں اس انداز سے بیان کیا ہے کہ وہ 4 یا 5 اَحادیث معلوم ہوتی ہیں حالانکہ وہ تقریباً 20 اَحادیث ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَهُ

ترجمۂ کنزالایمان: سب خوبیاں اللہ کو کہ اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور

1 ......الموسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الاولیاء، الحدیث:۱۸، ج۲، ص۳۹۱۔

اَلْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ وَ هُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ① یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَ هُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ ②

(پ ۲۲، سبا: ۱،۲)

جو کچھ زمین میں اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے اور وہی ہے حکمت والا خبردار جانتا ہے جو کچھ زمین میں جاتا ہے اور جو زمین سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہی ہے مہربان بخشش والا۔

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ اِلٰی یَوْمِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ، وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

اس رسالہ کی اِملاء سے بروز ہفتہ نمازِ ظہر سے کچھ دیر قبل یکم جمادی الاولیٰ 1069ھجری کو فراغت ہوئی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

❁❁❁❁❁❁❁

﴿...... تعریف اور سعادت ......﴾

حضرت سیِّدُنا امام عبداللہ بن عمر بیضاوی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی (متوفی ۶۸۵ھ) اِرشاد فرماتے ہیں کہ ''جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری کرتا ہے دُنیا میں اس کی تعریفیں ہوتی ہیں اور آخرت میں سعادت مندی سے سرفراز ہوگا۔'' (تفسیر البیضاوی، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیة: ۷۱، ج ٤، ص ۳۸۸)

مآخذ و مراجع

کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
قرآن مجید	کلام باری تعالٰی	مکتبۃ المدینۃ ۱٤۳۰ھ
ترجمۂ قرآن کنزالایمان	اعلیحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳٤۰ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱٤۳۰ھ
التفسیرالکبیر	امام فخر الدین ابوعبداللہ محمدبن عمر رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٦۰٦ھ	دار احیاء التراث ۱٤۲۰ھ
تفسیرقرطبی	امام محمد بن احمد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٦٧١ھ	دارالفکر بیروت ۱٤۲۰ھ
تفسیرکشاف	امام جاراللہ محمودبن عمرزمخشری متوفّٰی ٥۳۸ھ	مکتبہ الاعلام الاسلامی ۱٤۱٤ھ
تفسیر روح البیان	امام اسماعیل حقی بروسوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۳٧ھ	کوئٹہ پاکستان
تفسیرالدرالمنثور	امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دارالفکربیروت ۱٤۰۳ھ
تفسیر ابن کثیر	امام الحافظ عمادالدین ابن کثیر متوفّٰی ٧٧٤ھ	دارالکتب العلمیہ ۱٤۱۹ھ
تفسیر مظہری (مترجم)	علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۲٥ھ	ضیاء القرآن ۱۳۲۳ھ
تفسیرخزائن العرفان	صدرالافاضل مفتی نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳٦٧ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱٤۳۰ھ
تفسیرنور العرفان	مولانامفتی احمد یارخان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	پیر بھائی کمپنی
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل لبخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲٥٦ھ	دار السلام ریاض ۱٤۲۱ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲٦۱ھ	دار السلام ریاض ۱٤۲۱ھ
جامع الترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲٧۹ھ	دار السلام ریاض ۱٤۲۱ھ
سنن أبی داود	امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲٧٥ھ	دار السلام ریاض ۱٤۲۱ھ
سنن النسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار السلام ریاض ۱٤۲۱ھ
سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲٧۳ھ	دار السلام ریاض ۱٤۲۱ھ
المسند	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲٤۱ھ	دارالفکربیروت ۱٤۱٤ھ
الزھد	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲٤۱ھ	دار الغد الجدید ۱٤۲٦ھ
المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳٦۰ھ	دار احیاء التراث ۱٤۲۲ھ
المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳٦۰ھ	دارا لکتب العلمیۃ ۱٤۲۰ھ
موسوعۃ لابن ابی الدنیا	حافظ ابی بکرعبداللہ بن محمدابن ابی دنیارحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۱ھ	دارالکتب العلمیہ ۱٤۲۳ھ
حلیۃ الاولیاء	امام حافظ ابونعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٤۳۰ھ	دارالکتب العلمیہ ۱٤۱۸ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ ۱٤۲٥ھ
جامع بیان العلم وفضلہ	امام حافظ ابن عبدالبرقرطبی متوفّٰی ٤٦۳ھ	دارالکتب العلمیہ ۱٤۲۸ھ
نزھۃ المجالس	عبد الرحمن بن عبد السلام صفوری متوفّٰی ۸۹٤ھ	دارالکتب العلمیہ ۱٤۱۹ھ
الزھدالکبیرللبیھقی	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفّٰی ٤٥۸ھ	موسؤالکتب الثقافیۃ ۱٤۱٧ھ
شعب الایمان للبیھقی	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفّٰی ٤٥۸ھ	دارالکتب العلمیہ ۱٤۲۱ھ
المستدرک	امام محمد بن عبد اللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٤۰٥ھ	دارالمعرفۃ ۱٤۱۸ھ
بدایۃ الھدایۃ	امام محمد بن احمدغزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٥۰٥ھ	الشاملہ
احیاءعلوم الدین	امام محمد بن احمدغزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٥۰٥ھ	دار صادربیروت 2000ء

منہاج العابدین	امام محمد بن احمدغزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	دارالکتب العلمیۃ
المقصد الاسنی	امام محمد بن احمدغزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	الشاملہ
اتحاف السادۃ المتقین	علامۃ مرتضیٰ زبیدی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۱۲۰۵ھ	دارالکتب العلمیۃ
مشکوۃ المصابیح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دارالفکربیروت ۱۴۲۱ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دارالفکربیروت ۱۴۱۴ھ
قوت القلوب	ابو طالب محمدبن علی حارثی مکی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۳۸۶ھ	مرکزاہلسنت برکات رضا۱۴۲۳ھ
الفتوحات المکیہ	شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۶۳۸ھ	دار الفکربیروت ۱۴۱۴ھ
المستطرف	شہاب الدین محمد بن ابی احمد رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۰ھ	دار الفکربیروت ۱۴۱۹ھ
شرح دیوان المتنبی	أبو الحسن علی بن أحمد بن محمدواحدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۴۶۸ھ	الشاملہ
تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	باب المدینہ کراچی
فتوح الشام	ابو عبداللہ محمد بن عمرواقدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۲۰۷ھ	دارالکتب العلمیۃ۱۴۲۶ھ
فردوس الاخبار بماثور الخطاب	أبو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی ھمذانی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی۵۰۹ھ	الشاملہ
المدخل للعبدری	أبو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد عبدری متوفّٰی۷۳۷ھ	دارالکتب العلمیہ۱۴۱۵ھ
النصیحۃ الکافیہ	ابوالعباس شہاب الدین بزروق متوفّٰی۸۹۹ھ	الشاملہ
الترغیب والترھیب	امام زکی الدین منذری رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی۶۵۶ھ	دار الفکربیروت۱۴۱۷ھ
شرح السنہ	امام أبو محمدحسین بن مسعودبغوی،متوفی ۵۱۶ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۲۴ھ
ایقاظ الھمم شرح متن الحکم	ابوالعباس احمد بن محمد بن مہدی بن عجیبۃ حسنی متوفّٰی۱۲۲۴ھ	الشاملہ
الرسالۃ القشیریۃ	امام ابو القاسم عبدالکریم ہوازن قشیری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۴۶۵ھ	دارالکتب العلمیہ۱۴۱۸ھ
بریقۃ محمودیۃ فی شرح طریقۃ محمدیہ	ابو سعید محمد بن محمد خادمی متوفّٰی۱۱۷۶ھ	الشاملہ
تاریخ دمشق	امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۷۱ھ	دارالفکربیروت ۱۴۱۵ھ
ادب الدنیاوالدین	ابوالحسن ماوردی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۰ھ	الشاملہ
صفۃ الصفوۃ	امام ابو الفرج ابن جوزی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی۵۹۷ھ	دارالکتب العلمیہ۱۴۲۳ھ
الزواجرعن اقتراف الکبائر	شہاب الدین احمدبن محمد بن حجرھیتمی متوفّٰی۹۷۴ھ	دارالفکربیروت ۱۴۱۹ھ
کنزالعمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیہ۱۴۱۹ھ
بہارشریعت	صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۱۳۷۶ھ	مکتبۃ المدینہ
نزھۃ القاری	فقیہ اعظم ہند مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۴۲۱ھ	فرید بک سٹال ۱۴۲۱ھ
مرآۃ المناجیح	مولانامفتی احمد یارخان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن
غیبت کی تباہ کاریاں	امیر اہلسنت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۰ھ
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلِسنت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری مد ظلہ العالی	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۰ھ

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ193 کتب ورسائل مع عنقریب آنے والی15 کتب ورسائل

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت﴾

اردو کتب:

01......راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحطِ وَالْوَبَاء بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاء) (کل صفحات:40)

02......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِم فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِم) (کل صفحات:199)

03......فضائل دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاء لِآدَابِ الدُّعَاء مَعَهُ ذَيْلُ الْمُدَّعَاء لِاَحْسَنِ الْوِعَاء) (کل صفحات:326)

04......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِيْدِفِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْد) (کل صفحات:55)

05......والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوق لِطَرْحِ الْعُقُوْق) (کل صفحات:125)

06......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات:561)

07......شریعت وطریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاء بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَّعُلَمَاء) (کل صفحات:57)

08......ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَة) (کل صفحات:60)

09......معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

10......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِي) (کل صفحات:100)

11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اَعْجَبُ الْاِمْدَاد) (کل صفحات:47)

12......ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَال) (کل صفحات:63)

13......اولاد کے حقوق (مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد) (کل صفحات 31)

14......ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

15......اَلْوَظِيْفَةُ الْكَرِيْمَة (کل صفحات:46)

عربی کتب:

16، 17، 18، 19، 20......جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰى رَدِّ الْمُحْتَار (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات: 570، 672، 713، 650، 483)

21......اَلتَّعْلِیْقُ الرَّضَوِی عَلٰی صَحِیْحِ الْبُخَارِی(کل صفحات:458)

22......کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاہِم(کل صفحات:74)
23......اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃ(کل صفحات:62)

24......اَلزَّمْزَمَۃُ الْقَمَرِیَّۃ(کل صفحات:93)
25......اَلْفَضْلُ الْمَوْھَبِی(کل صفحات:46)

26......تَمْھِیْدُ الْاِیْمَان(کل صفحات:77)
27......اَجْلَی الْاِعْلَام(کل صفحات:70)

28......اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃ(کل صفحات:60)

عنقریب آنے والی کتب

01......جَدُّ الْمُمْتَارعَلٰی رَدِّالْمُحْتَار(المجلدالسادس)

02......اولاد کے حقوق کی تفصیل(مَشْعَلَۃُ الْاِرْشَاد)

﴿شعبہ تراجمِ کتب﴾

01......اللہ والوں کی باتیں(حِلْیَۃُالْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء) پہلی قسط: تذکرۂ خلفائے راشدین(کل صفحات:217)

02......مدنی آقا کے روشن فیصلے(اَلْبَاھِرفِیْ حُکْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاھِر)(کل صفحات:112)

03......سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟(تَمْھِیْدُ الْفَرْش فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَۃِ لِظِلِّ الْعَرْش)(کل صفحات:28)

04......نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں(قُرَّۃُالْعُیُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن)(کل صفحات:148)

05......نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیثِ رسول(اَلْمَوَاعِظ فِی الْاَحَادِیْثِ الْقُدْسِیَّۃ)(کل صفحات:54)

06......جنت میں لے جانے والے اعمال(اَلْمَتْجَرُ الرَّابِح فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح)(کل صفحات:743)

07......امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی وصیتیں (وَصَایَاامَام اَعْظَم عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ) (کل صفحات:46)

08......جہنم میں لے جانے والے اعمال(جلد اول)(اَلزَّوَاجِرعَنْ اِقْتِرَافِ الْکَبَائِر)(کل صفحات:853)

09......نیکی کی دعوت کے فضائل(اَلْاَمْرُبِالْمَعْرُوْف وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَر)(کل صفحات:98)

10......فیضانِ مزاراتِ اولیاء(کَشْفُ النُّوْرعَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْر)(کل صفحات:144)

11......دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی(اَلزُّھْدوَقَصْرُالْاَمَل)(کل صفحات:85)

12......راہِ علم(تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیْقُ التَّعَلُّم)(کل صفحات:102)

13......عُیُوْنُ الْحِکَایَات(مترجم، حصہ اول)(کل صفحات:412)

14......عُیُوْنُ الْحِکَایَات(مترجم حصہ دوم)(کل صفحات:413)

عنقریب آنے والی کتب

شعبہ درسی کتب

عنقریب آنے والی کتب

﴿شعبہ تخریج﴾

17......بہارِ شریعت حصہ ۸ (کل صفحات:206)
18......کتاب العقائد (کل صفحات:64)
19......بہارِ شریعت حصہ ۷ (کل صفحات:133)
20......منتخب حدیثیں (کل صفحات:246)
21......بہارِ شریعت حصہ ۱۰ (کل صفحات:169)
22......اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
23......بہارِ شریعت حصہ ۱۲ (کل صفحات:222)
24......آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)
25......بہارِ شریعت حصہ ۹ (کل صفحات:218)
26 تا 32......فتاوی اہل سنت (سات حصے)
33......بہارِ شریعت حصہ ۱۱ (کل صفحات:280)
34......حق و باطل کا فرق (کل صفحات:50)
35......بہشت کی کنجیاں (کل صفحات:249)
36......جہنم کے خطرات (کل صفحات:207)
37......کراماتِ صحابہ (کل صفحات:346)
38......اخلاق الصالحین (کل صفحات:78)
39......سیرت مصطفیٰ (کل صفحات:875)

عنقریب آنے والی کتب

01......بہارِ شریعت حصہ ۱۵، ۱۶
02......معمولات الابرار
03......جواہر الحدیث

شعبہ اصلاحی کتب

01......غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ کے حالات (کل صفحات:106)
02......تکبر (کل صفحات:97)
03......فرامین مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات:87)
04......بدگمانی (کل صفحات:57)
05......رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات:255)
06......نور کا کھلونا (کل صفحات:32)
07......اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات:49)
08......فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)
09......امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)
10......ریاکاری (کل صفحات:170)
11......قوم جِنّات اور امیر اہلسنّت (کل صفحات:262)
12......عشر کے احکام (کل صفحات:48)
13......توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات:124)
14......فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات:150)
15......احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66)
16......تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)
17......کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات:63)
18......ٹی وی اور مووی (کل صفحات:32)
19......طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30)
20......مفتی دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)
21......فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120)
22......شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات:215)

شعبہ امیر اہلسنت

عنقریب آنے والے رسائل

﴿شعبہ مدنی مذاکرہ﴾

عنقریب آنے والے رسائل

بعدِ وصال کراماتِ اَولیاء، مزار پر چادر چڑھانے اور گنبد بنانے کا بیان

كشف النور عن أصحاب القبور

ترجمہ بنام

فیضانِ مزاراتِ اَولیاء

مُؤَلِّف

علامہ عارف باللہ، ناصح الامہ، صاحب کرامات کثیرہ

امام عبدالغنی بن اسماعیل نابُلُسی دِمشقی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی

اَلْمُتَوَفّٰی ۱۱۴۳ھ

مع مقدمہ

فیضانِ کمالاتِ اَولیاء

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

فکرِ مدینہ کی ترغیب پر مشتمل کتاب

مِنۡهَاجُ الۡعَارِفِيۡن

ترجمہ بنام

شاہراہِ اَولیاء

مُصَنِّف:

حُجَّةُ الۡاِسۡلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ اللهِ الۡوَالِی

(المتوفّٰی ۵۰۵ھ)

پیش کش: مجلس المدینة العلمیة (دعوتِ اسلامی)

شعبہ تراجِمِ کتب

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

قرآنِ کریم اور سنتِ رسول پر عمل، بدعاتِ سیّہ سے اِجتناب اور اَعمال میں میانہ روی اپنانے کا درس

نیز اچھے اور برے اَخلاق کی تعریفات، شرعی اَحکام، اَسباب اور علاج کا بیان

﴿ مجددِ اعظم، سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے حواشی کے ساتھ ﴾

اَلْحَدِیْقَةُ النَّدِیَّةُ شَرْحُ الطَّرِیْقَةِ الْمُحَمَّدِیَّةِ

ترجمہ بنام

اِصلاحِ اَعمال

مُصنِّف

عارف باللہ، ناصح الامہ، علامہ عبدالغنی بن اسماعیل نابُلُسی دِمشقی حنفی

علیہ رحمۃ اللہ القوی

اَلْمُتَوفّٰی ۱۱۴۳ھ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبۂ تراجم کتب

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو **فیضانِ مدینہ** محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے **مَدَنی انعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: درانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ۔ فون: 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net